بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

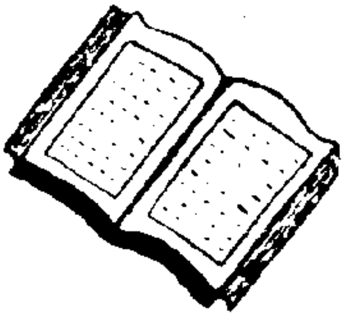

جمال و حسن قرآں نورِ جانِ ہر مسلماں ہے
قمر ہے چاند اوروں کا ہمارا چاند قرآں ہے

فون ۶۹۲

الفرقان

نمبر

"مذاہبِ عالم پر نظر"

مدیر مسئول
ابوالعطاء جالندھری

سالانہ اشتراک
پاکستان — دس روپے
بیرونی ممالک ہوائی ڈاک — اڑھائی پونڈ
بیرونی ممالک بحری ڈاک — سوا پونڈ
فی پرچہ پاکستان — ایک روپیہ

الفرقان

پاکستان کا ایک مشہور و معروف تبلیغی، تحقیقی اور علمی ماہنامہ ہے جس میں ایسے مضامین شائع ہوتے ہیں جن کے ذریعہ

- اسلام کی دیگر تمام ادیان پر فضیلت اور برتری نمایاں طور پر ثابت کی جاتی ہے
- قرآنی علوم و معارف اور حقائق و حکمت و دانش کی اشاعت کی جاتی ہے
- عیسائیت، دہریت اور دیگر مذاہب کے غلط عقائد کی قوی براہین کے ذریعہ بطریق احسن تردید کی جاتی ہے۔
- غیر مسلموں کے اعتراضات کے عمدہ جوابات دے کر انہیں اسلام قبول کرنے کی دعوت دی جاتی ہے۔
- عصر حاضر کے مذہبی مسائل پر قرآنی ارشادات کی روشنی میں سیر حاصل بحث کی جاتی ہے۔

ہماری درخواست ہے کہ اس قدر جامع اور مفید رسالہ کا آپ پہلے خود مطالعہ فرمائیں اور اپنے عزیزوں، رشتہ داروں اور دوست احباب کے نام [illegible] کرا کے انہیں بھی مطالعہ کا موقعہ بہم پہنچائیں۔ سال بھر کے پرچہ کا [illegible]

خط و کتابت اور ترسیل زر کا پتہ

مینیجر ماہنامہ "الفرقان" ربوہ ضلع جھنگ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

جلد ۲۴ شمارہ	ماہنامہ الفرقان ربوہ جولائی ——— ۱۹۷۴ء	جمادی الثانیہ ۱۳۹۴ ہجری قمری وفا ۱۳۵۳ ہجری شمسی

تعلیمی اور تبلیغی مجلہ

الفرقان

مدیر مسئول: ابو العطاء جالندھری

ضوابط

۱۔ رسالہ کی اشاعت کے لئے ہر ماہ کی پندرہ تاریخ مقرر ہے۔

۲۔ مضامین بنام مدیر آئیں گے اور اشتراک کی رقوم بنام مینیجر آئیں گی۔

مجلس تحریر

صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب ربوہ
خان بشیر احمد صاحب رفیق - لندن
مولوی دوست محمد صاحب شاہد ربوہ
مولوی عطاء المجیب صاحب راشد ربوہ

اشتراک

پاکستان - - - دس روپے
بیرون پاکستان (بحری ڈاک) ۱/۲ ۱ پونڈ
" " (ہوائی ڈاک) ۱/۲ ۲ "

قیمت فی پرچہ (دستی) :- ایک روپیہ

مضامین

- مظلومیت کی دردمندانہ اپیل — ایڈیٹر — صفحہ ۲
  (حکومت پاکستان اور شرفاء وطن اپنے فرض کو پہچانیں)
- ایمان افروز حکیمانہ کلمات (ماخوذ) — ۴
- جماعت احمدیہ کا سوشل بائیکاٹ (اقتباسات) — ۵
- گزارش احوال واقعی (نظم) — جناب عبدالسلام صاحب اختر ایم اے — ۸
- البیان
  (سورہ انعام ع ۱۴ کا سلیس اردو ترجمہ مع مختصر تفسیر) — ابو العطاء — ۹
- درس الحدیث (سات زریں احکام) — ۱۴
- قول وہی ماننا چاہیئے جس کا اقرار خود مدعی کرے — ۱۷
  (اقتباس صدق جدید)
- اصحاب الفیل (مستشرقین کے اعتراض کا جواب) — ۱۹
  جناب شیخ عبدالقادر صاحب لاہور
- محکمات و متشابہات قرآنی کے معانی — ۲۳
  جناب مولوی محمد انیس الرحمٰن صاحب بنگالی
- نشان منزل (نظم) — جناب نسیم سیفی صاحب — ۲۵
- چند ضروری اقتباسات (ماخوذ) — ۲۹
- ہمارا کلمہ لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ ہے — ۳۲
- جماعت احمدیہ کی روحانی عظمت اور خدمات اسلام — ۳۳
  (اقتباسات)

اداریہ

مظلومیّت کی دردمندانہ پکار!

حکومتِ پاکستان اور شرفاءِ وطن اپنے فرض کو پہچانیں

آج (۱۲ر جولائی کے دن) چالیس روز سے زیادہ عرصہ گزر چکا ہے کہ ہمارے ملک میں ہزاروں بچوں، بچیوں، عورتوں اور مردوں پر عرصۂ حیات تنگ کیا جا رہا ہے۔ صدہا دیہات، قصبات اور شہروں میں احمدیوں کا پانی بند کر دیا گیا ہے۔ ان کے لئے ضروریاتِ زندگی کا حصول ناممکن بنا دیا گیا ہے۔ وہ اپنے گھروں کی چار دیواریوں میں بند ہو کر رہ گئے ہیں۔ ظالم لوگوں نے گھروں کی ناکہ بندی کر رکھی ہے۔ ان مظلوموں کو چلنے پھرنے کی اجازت نہیں۔ انہیں خرید و فروخت کا موقعہ میسّر نہیں۔ دوسرے لوگوں کے ان تک پہنچنے کو بھی ناممکن بنا دیا گیا ہے۔

اس ظالمانہ انداز کو مذہب کے نام پر جاری کیا گیا ہے اور اسے مسلسل جاری رکھنے پر اصرار کیا جا رہا ہے۔ فتوے دیئے جا رہے ہیں اور احمدیوں کے گھروں پر کرایہ کے پہرہ دار بٹھا دیئے گئے ہیں۔

ہر شریف انسان جانتا ہے کہ یہ کوئی فرقہ وارانہ مسئلہ نہیں، یہ کوئی مذہبی مسئلہ نہیں۔ یہ تو انسانیت کا مسئلہ ہے، شرافت اور اخلاق کا مسئلہ ہے۔ حیرت ہے کہ اس پاک دین کے نام پر اس انتہائی ظلم کو روا رکھا جا رہا ہے جس کے مقدس بانی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا اَلْخَلْقُ عِيَالُ اللّٰهِ فَأَحَبُّ الْخَلْقِ إِلَى اللّٰهِ مَنْ أَحْسَنَ إِلَىٰ عِيَالِهٖ کہ ساری مخلوق خدا کا کنبہ ہے انسانوں میں سے وہ انسان اللہ کو زیادہ پیارا ہے جو اس کی مخلوق کے ساتھ حسن سلوک کرتا ہے۔

یہ ظلم اس برگزیدہ ترین انسان کے نام پر جاری رکھا جا رہا ہے جس نے فرمایا تھا کہ ایک عورت کو اللہ تعالیٰ نے اسلئے جہنم میں ڈال دیا کہ اس نے ایک بلّی کو بند کر دیا، اُسے کھانے پینے کو کچھ نہ دیا، یہاں تک کہ وہ بلّی مر گئی۔ آہ! آج کیسا بُرا زمانہ آگیا ہے کہ اس پاک مذہب کے نام پر احمدی بچوں، احمدی بچیوں، احمدی عورتوں اور احمدی مردوں کو مکانوں میں بند کر کے کھانے اور پانی سے محروم کر کے بھوکا پیاسا مارا جا رہا ہے اور اسے دین کی خدمت قرار دیا جا رہا ہے؟ افسوس کہ اسلام کے روشن

نام پر ایسے ظلم سے کلنک کا ٹیکہ لگایا جا رہا ہے۔

ہم اِس ملک کے تمام شریف انسانوں سے اپیل کرتے ہیں کہ وہ ان ظالموں کی زبانوں کو روکیں، ان ظالموں کے قلموں کو روکیں جو ایسے فتوے دے رہے ہیں، ایسے بیانات شائع کر رہے ہیں۔ وقت آگیا ہے کہ شرفاء آواز بلند کریں اور ملک و ملّت کو بدنام ہونے سے بچائیں۔

ہم درد بھرے دل سے حکومتِ پاکستان سے بھی کہنا چاہتے ہیں کہ وہ بھی اِن حالات میں اپنے فرض کو پہچانے اور اسے پورے طور پر ادا کرے۔ ہمیں معلوم ہے کہ کافی دنوں تک (چار ہفتوں تک) اِس ظلم کو اپنی آنکھوں سے دیکھنے کے بعد پنجاب کے وزیر اعلیٰ جناب حنیف رامے نے اعلان کیا تھا کہ:-

"اِس (مسئلہ) کا حل یزید کے راستہ کے مطابق نہیں ہوگا کہ مخالفوں کا پانی بند کر دیا جائے اور ان کی زندگی ختم کرنے کے منصوبے بنائے جائیں بلکہ اس کا حل رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بتائے ہوئے راستہ کے مطابق طے کیا جائے گا۔" (روزنامہ امروز لاہور ۲۸ رجون ۱۹۷۴ء صفحہ ۲)

پھر ہمیں یہ بھی معلوم ہے کہ ابھی گزشتہ روز (چھ ہفتے کے بعد) پاکستان کے وزیر اعظم جناب بھٹو صاحب نے بھی سرحد میں ایک تقریر میں کہا ہے کہ:-

"ذاتی طور پر قادیانیوں کے سماجی بائیکاٹ کا مخالف ہوں کیونکہ اس قسم کی کارروائی کا کوئی اخلاقی جواز نہیں۔ وزیر اعظم نے سوال کیا کہ کیا پاکستانی شہریوں کے کسی ایک فرقہ یا گروپ کو زندگی کی بنیادی ضرورتوں سے محروم کر دینا اسلامی فعل ہے؟ انہوں نے کہا کہ آخر احمدی بھی انسان ہیں۔ کیا اسلام نے انسانوں کے ساتھ اس قسم کے سلوک کی اجازت دی ہے؟" (امروز لاہور ۱۲ رجولائی ۱۹۷۴ء)

ہم دریافت کرنا چاہتے ہیں کہ کیا دنیا کی مہذب حکومتیں اتنے بڑے ظلم پر اسی قسم کے "اعلانات اور تقریریں" فرمانے پر اکتفا کیا کرتی ہیں؟ کیا محض ایسے منہ زبانی "فتوے" دینا ہی وزیر اعظم اور وزیر اعلیٰ کا منصب ہے؟ کیا اس سے انصاف کے تقاضے پورے ہو جائیں گے؟

ہم پاکستان کے حکمرانوں سے واشگاف الفاظ میں پوچھنا چاہتے ہیں کہ وہ اتنے بڑے ظلم کے خلاف کوئی عملی قدم کیوں نہیں اٹھاتے؟ کیا انہیں خدا تعالیٰ کے سامنے اپنی جوابدہی کا کوئی ڈر نہیں ہے؟

بالآخر ہم اپنے ان مظلوم بچوں، بچیوں، بہنوں اور بھائیوں سے بھی جن کی زندگی اجیرن بنا دی

گئی ہے ایک تسلی کا کلمہ کہنا چاہتے ہیں ۔
اسے مسیح پاک کے درخت وجود کی سرسبز شاخو! اسے ہمارے عزیز بھائیو اور بہنو! یقین رکھو کہ اس دُنیا کا ایک قادر و توانا خدا ہے ۔ اس کی نظر سے کوئی چیز پوشیدہ نہیں ہے، وہ تمہاری مظلومیت کو خوب جانتا ہے ۔ بہت جلد اس کا فضل تمہارے شامل حال ہونے والا ہے ۔ صبر کرو صبر ۔ اَلَا اِنَّ نَصْرَ اللّٰہِ قَرِیْب ۔ واِنّ اللہ مع الصابرین

۱۳ر جولائی ۱۹۷۴ء — دلفگار ۔ ابوالعطاء

قسط ۱
ازادارہ

ایمان افروز حکیمانہ کلمات

ارادہ ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب سے بعض نہایت ایمان افروز اور حکیمانہ کلمات قسط وار ماہنامہ الفرقان میں درج ہوتے رہیں ۔ آج مختصر طور پر قسط اول درج ہے ۔ احباب بھی ایسے پاکیزہ اور نادر کلمات بغرض اشاعت بھجوا کر تعاون فرمائیں ۔ (ایڈیٹر)

(۱)

"ہمارا خدا وعدوں کا سچا اور وفادار اور صادق خدا ہے ۔"

(۲)

"جو خدا کو پسند ہیں ان کو کچھ خوف نہیں اور نہ کچھ غم ۔"

(۳)

"وہ درد جس سے خدا راضی ہو اس لذت سے بہتر ہے جس سے خدا ناراض ہو جائے ۔"

(۴)

"وہ شکست جس سے خدا راضی ہو اس فتح سے بہتر ہے جو موجب غضب الٰہی ہو ۔"

(۵)

"تقویٰ ایک ایسی جڑ ہے کہ اگر وہ نہیں تو سب کچھ ہیچ ہے ۔"

جماعتِ احمدیہ کا سوشل بائیکاٹ

چند ضروری اقتباسات!

۱۔ جناب پیرزادہ عبدالحفیظ وزیر قانون حکومتِ پاکستان کی اپیل

"مسٹر پیرزادہ نے عوام سے اپیل کی ہے کہ وہ قادیانیوں کا سماجی بائیکاٹ ختم کر دیں۔ کیونکہ یہ قطعی طور پر غیر منصفانہ ہے۔ اس کا کوئی جواز نہیں ہے۔ اس اقدام کی نہ تو مذہب اجازت دیتا ہے اور نہ قانونی اور آئینی طور پر بھی اس کا کوئی جواز ہے۔ انہوں نے کہا کہ ہمارا ضمیر بھی اس کی اجازت نہیں دیتا۔ پیرزادہ نے کہا کہ قادیانیوں کے بائیکاٹ کے حق میں بلند ہونے والی آوازیں بیرونِ پاکستان کے قومی وقار کو نقصان پہنچائیں گی۔ انہوں نے کہا کہ ملک کا آئین جسے قومی اسمبلی نے متفقہ طور پر منظور کیا تھا ملک کے تمام شہریوں کو بلا امتیاز رنگ، نسل اور مذہب کے مساوی حقوق کی ضمانت دیتا ہے۔"

{روزنامہ نوائے وقت لاہور ۱۵ر جولائی ۱۹۷۴ء}

۲۔ آل پاکستان ختم نبوت سنی کانفرنس کی قرارداد

"راولپنڈی ۱۲ر جولائی (اپ پ) آل پاکستان ختم نبوت سنی کانفرنس نے جو آج یہاں ختم ہو گیا مسلمانوں سے اپیل کی ہے کہ وہ احمدیوں سے لین دین کرنے اور تعلقات میں تحمل اور بردباری اختیار کریں۔ صاحبزادہ فیض الحسن فیضی نے آج ایک پریس کانفرنس میں کنونشن کی منظور کردہ قراردادیں پیش کیں۔ انہوں نے کہا کہ مسلمان کسی بھی ایسی سرگرمی میں حصہ نہیں لے سکتا جس کا مقصد کسی شہری کی جان اور جائداد کو خطرے میں ڈالنا ہو خواہ اس شہری کا مذہب اور نقطۂ نظر کچھ ہی کیوں نہ ہو۔ اسلئے احمدیوں کا سوشل بائیکاٹ ختم کر دینا چاہیئے۔ انہوں نے کہا کہ احمدیوں کو خوراک اور پانی کی فراہمی میں رکاوٹ کسی طرح بھی برداشت نہیں کی جا سکتی۔ انہوں نے کہا اس قسم کے اقدامات سے بیرونی دنیا میں پاکستان کا وقار مجروح

ہوگا۔ انہوں نے کہا اگر احمدیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دے دیا گیا تب بھی وہ ان تمام حقوق اور مراعات کے مستحق قرار پائیں گے جو اسلامی معاشرے میں کسی کو ملتے ہیں۔"

(روزنامہ امروز لاہور ۱۴ر جولائی ۱۹۷۴ء)

۳۔ فاضل مدیر روزنامہ مساوات کا اداریہ

"قادیانی فرقے کا سوشل بائیکاٹ پاکستان کو بیرونِ ملک بدنام کرنے کا ایک ایسا حربہ ہے جسے ہم خود مہیا کر رہے ہیں۔

اسلام اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مقدس نام پر سوشل بائیکاٹ ایک ایسا سفاکانہ فعل ہے جسے کوئی راسخ العقیدہ مسلمان پسند نہیں کر سکتا مسلمان اللہ تعالیٰ پر ایمان رکھتے ہیں اور اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کو گزند پہنچانے والوں کو پسند نہیں کرتا۔ مسلمان جو آنحضرت صلعم کو رحمۃ للعالمین سمجھتے ہیں عقائد کی بناء پر دوسرے فرقے کے بچوں، عورتوں اور بوڑھوں پر ظلم کر کے حضور صلعم کی شان میں گستاخی کرتے ہیں حضور سرورِ کائنات تو اپنے جانی دشمنوں کے لئے بھی کلمۂ خیر فرماتے تھے۔ لہٰذا ہمیں یہ زیب نہیں دیتا کہ ہم اپنے ہم وطنوں پر عقائد کی بناء پر ظلم کریں۔

ہمیں توقع ہے کہ وہ افراد جو سوشل بائیکاٹ کو ایک تحریک کی صورت دے رہے ہیں وہ اس مسئلے کو انسانیت پروری کے رُخ سے بھی دیکھنے کی زحمت گوارا کریں گے اور ان معصوم بچوں اور ضعیف افراد کا بھی خیال رکھیں گے جن کا صرف یہ قصور (؟) ہے کہ وہ قادیانی فرقے میں جنم لے چکے ہیں۔ سوشل بائیکاٹ ایک انسانیت سوز فعل ہے لہٰذا اس سے اجتناب کرنا ہر راسخ العقیدہ مسلمان کا فرض ہے۔"

(روزنامہ مساوات لاہور ۱۳ر جولائی ۱۹۷۴ء)

۴۔ سوشل بائیکاٹ "معاشرتی ظلم" ہے

مدیر روزنامہ مساوات لکھتے ہیں:-

"سوشل بائیکاٹ ہر لحاظ سے نقصان دہ ہے۔ کوئی سچا مسلمان اور محب وطن مسلمان اس معاشرتی ظلم کو برداشت نہیں کر سکتا لہٰذا پاکستانی مسلمان کا فرض ہے کہ وہ سوشل بائیکاٹ جیسی قبیح تحریک سے گریز کرے اور اس تحریک کے عواقب کو پیشِ نظر رکھ کر ملک دشمن عناصر کے خلاف صف آراء ہو جائے۔"

(مساوات لاہور ۱۵ر جولائی ۱۹۷۴ء)

۵۔ کیا "اسلامی جماعت" کا یہی اسلامی نظام ہے؟

فاضل مدیر روزنامہ مساوات نے سوشل

بائیکاٹ کو سفّاکانہ سلوک قرار دیتے ہوئے لکھا ہے :-

"مولانا مفتی محمود اور ان کے ہمخیال افراد ان بچّوں اور عورتوں اور ضعیف لوگوں کے بارے میں کیا فرماتے ہیں جو سوشل بائیکاٹ کی زد میں آچکے ہیں۔ اور جنہیں پانی سے بھی محروم کرنے کی کوششیں کی جارہی ہیں۔ قادیانی فرقے پر عرصۂ حیات تنگ کرنے سے مذہب اسلام کا کون سا رکن پورا کیا جارہا ہے؟ مولانا مفتی محمود اور ان کے گروہ کے ساتھ جماعتِ اسلامی کے رہنما اور ان کے مقلّدین کا رویّہ بھی قابلِ غور ہے۔ جماعت اسلامی کے رہنما اسلام کی اجارہ داری کا دعویٰ کرتے ہیں کیا ان کا اسلام مذہبی یا سیاسی لحاظ سے اپنے مخالفین سے ایسا سفّاکانہ سلوک کرنے کی اجازت دیتا ہے؟ کیا وہ جس اسلامی نظام کو قائم کرنے کا دعویٰ کرتے ہیں وہ نظام ایسا ہی ہوگا جس میں عقائد کی بنیاد پہ شہریوں کا سوشل بائیکاٹ کر کے انہیں زندہ درگور کرنا ہے؟"

(اداریہ مساوات لاہور ۱۵ رجولائی ۱۹۷۴ء)

(۶)

نیپ کے لیڈر کی طرف سے مذمّت

"پشاور ۱۷ رجولائی (اپ پ) نیشنل عوامی پارٹی کے رُکن ظہور الحق نے جو سینٹ کے بھی ممبر ہیں قادیانیوں کے معاشرتی مقاطعہ کی مذمّت کی ہے اور ایک بیان میں کہا ہے کہ خواہ کسی جماعت کے کچھ بھی عقائد کیوں نہ ہوں اور خواہ وہ اقلیتی طبقہ ہی کیوں نہ ہو اسکے بنیادی حقوق بحال رہنے چاہئیں اور اس کا معاشرتی مقاطعہ نہیں کرنا چاہیئے۔ مسٹر ظہور الحق نے کہا ہے کہ قادیانیوں کے بائیکاٹ سے مذہبی مسئلہ کو سیاسی نوعیت دی جارہی ہے۔"

(نوائے وقت لاہور ۱۸ رجولائی ۱۹۷۴ء)

(۷)

مدیر نوائے وقت کی "جمہوریت" کا نمونہ

ہم چاہتے ہیں کہ مجید نظامی صاحب مدیر نوائے وقت کی "اسلامی جمہوریت" کا بھی اہلِ ملک مطالعہ کرلیں۔ کس بے رحمانہ انداز میں لکھتے ہیں :-

"اگر کسی جگہ قادیانیوں کے مقاطعہ یا سماجی بائیکاٹ کی قسم کی کوئی چیز ہے تو اسے نرم یا کسی حد تک ختم کر دینا چاہیئے۔"

(نوائے وقت لاہور ۱۲ رجولائی ۱۹۷۴ء)

گزارشِ احوالِ واقعی

(محترم جناب چودھری عبد السلام صاحب اختر ایم۔ اے)

شکر للہ۔ کہ اک خادمِ قرآں ہوں میں
باعثِ زینت و شادابیٔ ایماں ہوں میں

غلبۂ دینِ محمدؐ کا تمنائی ہوں
خاکِ بطحا کے ہر اک ذرّے پہ قرباں ہوں میں

لے کے اُٹھا ہوں عَلَم عظمتِ اسلام کا آج
حکمتِ دیں کی چمکتی ہوئی بُرہان ہوں میں

مجھ کو اموال کی پروا۔ نہ زر و مال کا فکر
حلقۂ کفر سے یوں دست و گریباں ہوں میں

کیا ستم ہے کہ ہوا۔ اُن کا ہی میں مشقِ ستم
جن کی بہبودی پہ کوشاں۔ بدل و جاں ہوں میں

"زاہدِ تنگ نظر نے مجھے کافر جانا
اور کافر یہ سمجھتا ہے مسلماں ہوں میں"

سُوْرَۃُ الانعام ع

البَیَانُ

قرآن مجید کا سلیس اُردو ترجمہ مختصر تفسیری حواشی کے ساتھ

وَلَوْ اَنَّنَا نَزَّلْنَآ اِلَیْهِمُ الْمَلٰٓئِكَةَ وَكَلَّمَهُمُ

اور اگر ہم ان کی طرف فرشتے بھی نازل کر دیں اور ان سے مردے آکر (دوبارہ)

الْمَوْتٰى وَحَشَرْنَا عَلَیْهِمْ كُلَّ شَیْءٍ قُبُلًا مَّا كَانُوْا

ہمکلام ہوں اور ان کے سامنے ہر چیز کو اکٹھا کر دیا جائے تب بھی وہ

لِیُؤْمِنُوْٓا اِلَّآ اَنْ یَّشَآءَ اللّٰهُ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ

ایمان لانے والے نہیں ہیں سوائے اس کے کہ اللہ تعالیٰ انہیں مجبور کرے لیکن ان میں سے اکثر

یَجْهَلُوْنَ ○ وَكَذٰلِكَ جَعَلْنَا لِكُلِّ نَبِیٍّ عَدُوًّا

جہالت سے کام لیتے ہیں۔ اسی طرح ہم نے ہر نبی کے لئے انسانوں اور جنوں میں سے شیاطین کو

تفسیر:۔ اس رکوع کی پہلی آیت میں کفار کے عناد اور ہٹ دھرمی کی کیفیت بیان فرمائی ہے۔ فرمایا کہ یہ لوگ اپنی ضد میں اتنے بڑھ گئے ہیں کہ انکو واضح نشانات بھی دیئے جائیں تب بھی یہ ایمان لانیوالے نہیں ہیں۔ اگر ان پر فرشتے اتارے جائیں اور اگر ان سے مُردے بھی گفتگو کریں یہ ایمان نہ لائیں گے۔ وہ فرشتوں کی بات کو وہم قرار دینگے اور اموات کے کلام کو دماغی عارضہ سمجھیں گے۔ مطلب یہ ہے کہ اگر انسان خود ایمان لانے پر آمادہ نہ ہو تو نشان بھی اس کیلئے مفید نہیں ہوتے۔ ہاں اگر اللہ تعالیٰ چاہے تو وہ ایمان لا سکتے ہیں۔ یہاں پر اللہ تعالیٰ کی مشیت سے مراد اسکی جبری مشیت ہے یعنی وہ ان پر جبر کرے کہ وہ ایمان لے آئیں تو وہ ایمان لے آئیں گے مگر ایمان کے معاملہ میں اللہ تعالیٰ انسانوں پر جبر نہیں کرتا اس نے انہیں اختیار

شَيٰطِيْنَ الْاِنْسِ وَالْجِنِّ يُوْحِيْ بَعْضُهُمْ اِلٰى بَعْضٍ

دشمن مقرر کر دیا ہے وہ ایک دوسرے کو ملمع سازی والا قول

زُخْرُفَ الْقَوْلِ غُرُوْرًا ؕ وَلَوْ شَآءَ رَبُّكَ مَا فَعَلُوْهُ

دھوکہ دینے کے لئے وحی کرتے ہیں۔ اگر تیرا رب چاہتا تو وہ ایسا نہ کر سکتے

فَذَرْهُمْ وَمَا يَفْتَرُوْنَ ۝ وَلِتَصْغٰۤى اِلَيْهِ اَفْـِٕدَةُ

پس تو ان کو اور انکے اس افترا کو نظر انداز کر دے نیز اس کا یہ نتیجہ ہوگا کہ جو لوگ آخرت پر ایمان

الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَةِ وَلِيَرْضَوْهُ وَلِيَقْتَرِفُوْا مَا

نہیں لاتے ان کے دل اس بات (زخرف القول) کی طرف جھک جائیں گے اور وہ اسے پسند کرنے لگیں گے اور وہ لوگ جو

هُمْ مُّقْتَرِفُوْنَ ۝ اَفَغَيْرَ اللّٰهِ اَبْتَغِيْ حَكَمًا وَّ

بُرے اعمال کما رہے ہیں کماتے رہیں گے کیا میں اللہ کے سوا کسی غیر کو اپنے لئے حکم تلاش کر سکتا ہوں حالانکہ

هُوَ الَّذِيْۤ اَنْزَلَ اِلَيْكُمُ الْكِتٰبَ مُفَصَّلًا ؕ وَالَّذِيْنَ

اللہ ہی ہے جس نے تمہاری طرف اس کتاب کو نہایت مفصل حالت میں نازل فرمایا ہے۔ وہ لوگ جن کو

دے رکھا ہے کہ چاہیں تو ایمان لائیں اور چاہیں تو کفر اختیار کریں۔ بات یہ ہے کہ ایمان و کفر پر انسان کو جزا و سزا ملتی ہے اسلئے اس معاملہ میں جبر کرنے سے اصل مقصد ہی فوت ہو جاتا ہے۔ مجبور کو مستحق جزا و سزا قرار نہیں دیا جا سکتا۔

دوسری آیت کا خلاصہ یہ ہے کہ اے نبی! یہ تیرے ہی ساتھ نہیں ہوا کہ لوگ تیری مخالفت کر رہے ہیں۔ یہ تو ہمیشہ سے ہوتا آیا ہے۔ جب بھی ہم نے کوئی نبی برپا کیا تو چھوٹے بڑے لوگوں، عوام اور خواص میں سے سرکش لوگ ہمیشہ ہی اس نبی کے مخالف ہو گئے اور انہوں نے اسکے مشن کو ناکام بنانے کے لئے ہر طرح سے کوششیں کیں۔ جھوٹے اعتراضات کئے، ملمع سازی والی بے بنیاد باتیں لوگوں میں پھیلائیں تاکہ لوگ اس نبی کی طرف توجہ نہ کر سکیں۔ ان مخالفتوں کے باوجود وہ انبیاء کامیاب ہوئے تھے اور اب تو بھی کامیاب ہوگا پس یہ مخالفت تیرے لئے وجہ پریشانی نہ ہو۔

اٰتَیْنٰھُمُ الْکِتٰبَ یَعْلَمُوْنَ اَنَّہٗ مُنَزَّلٌ مِّنْ رَّبِّکَ

ہم نے فہم کتاب بخشا ہے　وہ تو یقیناً جانتے ہیں　کہ یہ کتاب تیرے رب کی طرف سے اٹل صداقت

بِالْحَقِّ فَلَا تَکُوْنَنَّ مِنَ الْمُمْتَرِیْنَ ○ وَتَمَّتْ

پر مشتمل نازل ہوئی ہے پس تو اس بارے میں شک کرنے والوں میں سے نہ ہو۔　تیرے رب کی بات

کَلِمَتُ رَبِّکَ صِدْقًا وَّعَدْلًا لَا مُبَدِّلَ لِکَلِمٰتِہٖ

(شریعت)　صداقت اور عدل کے لحاظ سے پایۂ تکمیل کو پہنچ چکی ہے۔ اب اسکے کلمات کو کوئی بدلنے والا نہیں۔

وَھُوَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ ○ وَاِنْ تُطِعْ اَکْثَرَ مَنْ

وہ اللہ خوب سننے والا اور جاننے والا ہے۔　اور اگر تو زمین کے اکثر لوگوں کی بات مانے

فِی الْاَرْضِ یُضِلُّوْکَ عَنْ سَبِیْلِ اللّٰہِ اِنْ یَّتَّبِعُوْنَ

وہ تجھے اللہ کے راستہ سے گمراہ کر دیں گے۔　وہ لوگ محض ظن کی

اِلَّا الظَّنَّ وَاِنْ ھُمْ اِلَّا یَخْرُصُوْنَ ○ اِنَّ رَبَّکَ ھُوَ

پیروی کرتے ہیں اور وہ محض اٹکل بازی اختیار کئے ہوئے ہیں　یقیناً　تیرا رب ان کو

اس آیت میں جَعَلْنَا فرمایا گیا ہے ہم نے مقرر کر دیا ہے۔ جس کا مفہوم یہ ہے کہ ہم نے [illegible] انہیں
روکا بلکہ اپنی مصلحت کے ماتحت انہیں مخالفت کرنے دی۔ آیت کے آخری حصہ میں الفاظ وَلَوْ شَآءَ رَبُّکَ مَا فَعَلُوْہُ
سے بھی اس بات کی وضاحت ہو جاتی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے پیغمبر علیہ السلام کو توجہ دلائی ہے کہ وہ دشمنوں کے کذب و افترا
سے بے نیاز ہو کر اپنے کام میں لگا رہے وہی کامیاب ہو گا مخالفت تو نبی کی کامیابی کی عظمت شان کو ظاہر کرنے کا موجب ہوتی ہے۔

تیسری آیت میں منافقین کی عملی بری حالت کا ذکر فرمایا گیا ہے کہ وہ ایک دوسرے کی جھوٹی باتوں کو اپنے دلوں کی
کجی کے باعث فوراً قبول کر لیتے ہیں اور اس کے مطابق عمل پیرا ہو جاتے ہیں۔

چوتھی آیت میں نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کو ارشاد ہے کہ آپ ان منافقین پر واضح کر دیں کہ میرے اور تمہارے

أَعْلَمُ مَنْ يَضِلُّ عَنْ سَبِيلِهِ ۖ وَهُوَ أَعْلَمُ بِالْمُهْتَدِينَ ○

خوب جانتا ہے جو اس کے راستے سے بھٹک چکے ہیں　اور وہ ہدایت پانے والوں کو بھی اچھی طرح جانتا ہے

فَكُلُوا مِمَّا ذُكِرَ اسْمُ اللَّهِ عَلَيْهِ إِنْ كُنْتُمْ بِآيَاتِهِ

پس تم ان چیزوں کو کھاؤ جن پر اللہ کا نام ذکر کیا گیا ہو　اگر تم اللہ کے احکام کو

مُؤْمِنِينَ ○ وَمَا لَكُمْ أَلَّا تَأْكُلُوا مِمَّا ذُكِرَ

ماننے والے ہو۔　تمہیں کیا ہوگیا ہے کہ تم وہ چیزیں نہ کھاؤ　جن پر

اسْمُ اللَّهِ عَلَيْهِ وَقَدْ فَصَّلَ لَكُمْ مَا حَرَّمَ عَلَيْكُمْ

اللہ کا نام لیا گیا ہے　حالانکہ اللہ تعالیٰ نے تمہیں پوری تفصیل سے بتا دیا ہے جو اس نے تم پر حرام کیا ہے

إِلَّا مَا اضْطُرِرْتُمْ إِلَيْهِ ۗ وَإِنَّ كَثِيرًا لَيُضِلُّونَ

سوائے ایسی صورت کے کہ تم اس چیز کے کھانے کیلئے بالکل لاچار اور مضطر ہو جاؤ۔ اور یقیناً بڑی اکثریت بغیر علم کے

بِأَهْوَائِهِمْ بِغَيْرِ عِلْمٍ ۗ إِنَّ رَبَّكَ هُوَ أَعْلَمُ

اپنی خواہشوں کی بنا پر دوسروں کو گمراہ کرتی ہے۔　یقیناً تیرا رب ان لوگوں کو خوب جانتا ہے

درمیان اللہ تعالیٰ فیصلہ کرنے والا ہے۔ وہ خود اس نے اس قرآن کا نازل کرنیوالا ہے وہ اپنے عظیم نشانوں سے اس کتاب کی حقانیت کو ثابت کردیگا۔ فرمایا کہ جن لوگوں کو پہلی کتابوں کا فہم عطا ہوا ہے یا وہ قرآن مجید پر غور و تدبر کرتے ہیں وہ اسکے منجانب اللہ ہونے پر یقین رکھتے ہیں درحقیقت کتاب الٰہی کا نزول ایسے ہی لوگوں کیلئے ہوتا ہے۔

پانچویں آیت میں قرآن مجید کی شان بیان ہوئی ہے کہ یہ کامل اور جامع کلام الٰہی ہے۔ یہ اٹل حقیقتوں پر مشتمل ہے اب اس کے تبدیل ہونے یا منسوخ ہونے کا کوئی سوال نہیں۔ دنیا آخر کار اسے ضرور قبول کرے گی۔

چھٹی اور ساتویں آیت میں بتایا ہے کہ آج کے انسانوں کی اکثریت اسلئے صداقت کے قبول کرنے سے محروم ہے کہ وہ محض بدگمانی اور اٹکل پچو باتیں کرتے ہیں۔ ایسے لوگ راہِ حق سے محروم رہتے ہیں بلکہ ان کی باتیں ماننے والے خود

بِالْمُعْتَدِيْنَ ○ وَذَرُوْا ظَاهِرَ الْاِثْمِ وَبَاطِنَهٗ ؕ

جو حد سے تجاوز کرنے والے ہیں۔ تم ظاہری گناہ کو بھی چھوڑ دو اور باطنی گناہ کو بھی۔

اِنَّ الَّذِيْنَ يَكْسِبُوْنَ الْاِثْمَ سَيُجْزَوْنَ بِمَا كَانُوْا

وہ لوگ جو گناہ کا ارتکاب کرتے ہیں انہیں ان کے کاموں کے مطابق

يَقْتَرِفُوْنَ ○ وَلَا تَاْكُلُوْا مِمَّا لَمْ يُذْكَرِ اسْمُ اللّٰهِ

بدلہ دیا جائے گا۔ وہ چیزیں مت کھاؤ جن پر اللہ کا نام نہیں پڑھا گیا

عَلَيْهِ وَاِنَّهٗ لَفِسْقٌ ؕ وَاِنَّ الشَّيٰطِيْنَ لَيُوْحُوْنَ اِلٰى

یقیناً ایسا کرنا فسق اور بدعہدی ہے۔ اور یقیناً شیاطین اپنے دوستوں کو اشارہ کرتے

اَوْلِيٰٓئِهِمْ لِيُجَادِلُوْكُمْ ۚ وَاِنْ اَطَعْتُمُوْهُمْ اِنَّكُمْ لَمُشْرِكُوْنَ ○ ع ۱۴ ۱۱

ہیں اوران پر وحی کرتے ہیں کہ وہ تم سے خواہ مخواہ جھگڑا کرتے رہیں۔ اور اگر تم نے ان لوگوں کی باتمان لی تو یقیناً تم شرک کرنیوالے قرار پاؤ گے

گمراہ ہوجاتے ہیں۔ اسطرح انبیاء کے مخالفین کی اکثریت کو معیار بنانے کی تردید فرمائی ہے اور انکی پیروی کو گمراہی کا باعث ٹھہرایا ہے۔
آٹھویں اور نویں آیت میں ان ذبیحوں کو حلال ٹھہرایا ہے جن پر اللہ کا نام لیا گیا ہے اور ان کے کھانے کی ہدایت فرمائی ہے۔ فرمایا کہ جو چیزیں تم پر حرام ہیں ان کا تفصیلی ذکر قرآن مجید میں موجود ہے ہاں بصورت اضطرار زندگی بچانے کے لئے اگر ان میں سے بھی کسی چیز کا استعمال کرنا پڑے تو محدود حد تک اسکی بھی اجازت ہے۔ فرمایا مومن ہر حال میں قانون الٰہی کا پابند ہوتا ہے مشرکوں کی طرح شتر بے مہار نہیں ہوتا ــــــ دسویں آیت میں ظاہری اور باطنی ہر قسم کے گناہوں سے بچنے کی ہدایت فرمائی ہے۔ کمال روحانیت کے حصول کے لئے یہ ضروری ہے۔ فرمایا کہ گناہوں کا ارتکاب کرنے والے توبہ نہ کرنے کی صورت میں بہرحال سزا کے مستوجب ٹھہریں گے ــــــ اس رکوع کی آخری گیارھویں آیت میں فرمایا کہ جو ذبیحے اللہ کے نام کے بغیر ذبح کئے جائیں تم وہ مت کھاؤ۔ یہ قانونِ خداوندی کی خلاف ورزی ہے اور اس سے دلوں پر زنگ لگ جاتے ہیں۔ فرمایا کہ مشرکین بے دلیل جھگڑا کرتے ہیں۔ ان کا اصول نہیں ہے یونہی ایک دوسرے کی حمایت کرتے رہتے ہیں تا مخاصمت جاری رہے۔ بہرحال مومن مشرکوں کی اطاعت نہیں کرینگے ورنہ وہ بھی انہی کی طرح شرک کرنے والے بن جائیں گے ؀

درس الحدیث

ساتؔ زرّین احکام

عن ابی ذرّ قال أمرنی خلیلی بسبع ، أمرنی بحبّ المساکین والدنو منھم ، وأمرنی ان انظر الیٰ مَن ھو دونی ولا انظر الیٰ من ھو فوقی ، وأمرنی ان أصِلَ الرحم وان ادبرت ، وأمرنی ان لا أسأل احدًا شیئًا ، وأمرنی ان اقول بالحق وان کان مُرًّا ، وأمرنی ان لا اخاف فی اللہ لومۃ لائم ، وأمرنی ان اکثر من قول لاحول ولا قوۃ الّا باللہ فانّھن من کنز تحت العرش۔

(رواہ احمد)

ترجمہ :۔ حضرت ابو ذرؓ روایت کرتے ہیں کہ میرے محبوب (نبی صلی اللہ علیہ وسلم) نے مجھے سات باتوں کا حکم فرمایا ہے (۱) آپؐ نے مجھے حکم دیا کہ مَیں مسکینوں سے محبت کروں اور ان کے قریب بیٹھا کروں (۲) آپؐ نے مجھے حکم فرمایا کہ مَیں جذباتِ شکر کے پیدا کرنے کے لئے اپنے سے نیچے والے کو دیکھوں اور ان کو نہ دیکھوں جو مجھ سے اُوپر ہوں (۳) حضورؐ نے مجھے ارشاد فرمایا کہ مَیں صلہ رحمی کرتا رہوں، رشتہ داروں کے حقوق ادا کرتا رہوں خواہ وہ مجھ سے مُنہ پھیر لیں (۴) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے حکم فرمایا کہ مَیں کسی سے کوئی چیز نہ مانگوں۔ (۵) حضورؐ نے مجھے ارشاد فرمایا کہ مَیں ہمیشہ حق بات کہوں خواہ وہ کتنی تلخ ہو (۶) آپؐ نے مجھے حکم دیا کہ اللہ کے دین کے بارے میں کسی ملامت کرنے والے کی ملامت سے نہ ڈروں (۷) حضورؐ نے فرمایا کہ مَیں کثرت سے لاحول ولا قوۃ الّا باللہ پڑھتا رہوں۔ حضورؐ نے فرمایا کہ یہ عرش کے خزانے کے جواہر ہیں!!

تشریح :۔ حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے جملہ ارشادات ہی سنہری اصولوں پر مشتمل ہیں۔ ان کی تعمیل سے انسان کی نجات وابستہ ہے۔ یہ سات اصول تو خاص طور پر انسانی زندگی کی تعمیر اور کردار کی درستی کیلئے بنیادی اصولوں کی حیثیت رکھتے ہیں۔ آپ ذرا توجہ سے حضورؐ کے ان ارشادات پر غور فرمائیں۔

پہلی ہدایت ۔ اس روایت میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے پہلی ہدایت یہ فرمائی ہے کہ قوم کے مسکین اور غریب افراد کے لئے دل میں محبت پیدا کرو اور ہمیشہ ایسے شکستہ خاطر لوگوں کو اپنے قرب میں جگہ دو اور ان کے قریب بیٹھا کرو۔

قومی معاشرہ کو مستحکم اور پختہ بنانے کے لئے قوم کے غریب افراد کی دلداری ازبس ضروری ہے ۔ قوموں میں اکثریت ایسے ہی لوگوں کی ہوا کرتی ہے ۔ اگر ان کے دلوں میں شکایات کے طومار رہوں اور ہر وقت ان کی زبانوں پر شکوہ جاری رہے تو دلوں میں کدورت پیدا ہو جائیگی اور باہم اتحاد و اتفاق پارہ پارہ ہو جائے گا

مساکین سے محبت کرنے اور انہیں اپنے پاس جگہ دینے سے انسان خود انانیت، تکبر اور غرور سے محفوظ ہو جاتا ہے ۔ ظاہر ہے کہ مغرور اور متکبر انسان خدا سے بہت دُور چلا جاتا ہے ۔ اللہ تعالیٰ تکبر کرنیوالوں کو پسند نہیں کرتا ۔ پس مساکین سے محبت اور ان کی دلداری مساکین کے لئے بھی مفید ہے ۔ ان سے محبت کرنے والا ان کی دعائیں حاصل کرتا ہے اور مجموعی طور پر یہ طریق معاشرہ کے لئے نہایت فائدہ بخش اور بابرکت ہے۔

دوسری ہدایت ۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ کو دوسری ہدایت یہ فرمائی کہ اپنے سے کمزور اور کم مالدار کو دیکھوں تاکہ میرے دل میں شکر کے جذبات پیدا ہوں اور شکوہ و شکایت زبان پر جاری نہ ہو ۔ نیز ایسے لوگوں کو نہ دیکھوں جن کے حالات مجھ سے بہت اعلیٰ ہیں تاکہ میرے دل میں تنگی نہ پیدا ہو ۔ یہ ہدایت دنیوی حالات اور مادی ترقیات کے سلسلہ میں صرف اصلاحِ نفس کے لئے ہے ورنہ یہ مطلب ہرگز نہیں کہ انسان دنیوی ترقی پانے کے لئے اپنے سے بالا کو نہ دیکھے درحقیقت یہ نیت اور نتیجہ کا فرق ہے ۔ اپنے سے ادنیٰ کو دیکھتے وقت اگر جذبۂ شکر پیدا ہو، اس شخص کی حقارت کا جذبہ پیدا نہ ہو تو یہ نظر بابرکت ہے ۔ ہاں اس شخص کی امداد کا خیال پیدا ہونا مزید ثواب کا موجب ہے ۔ اسی طرح اپنے سے اعلیٰ کو دیکھنے کی نیت اگر شکوہ اور اعتراض کرنا ہے تو یہ نظر اچھی نہیں، ممنوع ہے ۔ ہاں اگر اس نیت سے اپنے سے اعلیٰ کو دیکھا جائے کہ میں بھی اس کے طریق کو اختیار کر لوں تو یہ بہت اچھی نظر ہے ۔ دینی نقطۂ نظر سے تو انسان کو اپنے سے اعلیٰ اور نیک تر انسان کو ہی اپنے لئے نمونہ بنانا چاہیئے تبھی وہ نیکیوں میں سبقت لے جا سکے گا ۔

تیسری ہدایت ۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ فرمائی کہ رشتہ داروں سے تعلقات کو قائم رکھا جائے ان کے حقوق ادا کئے جائیں، صلہ رحمی کی جائے ۔ حضورؐ نے فرمایا کہ مومن کا ہر حال میں یہی مسلک ہونا چاہیئے کہ وہ صلہ رحمی کرے ۔ اس بات کا خیال نہ کرے کہ دوسرے رشتہ دار بھی میرے ساتھ صلہ رحمی کا سلوک کرتے ہیں یا نہیں ؟ حضورؐ نے فرمایا رشتہ دار صلہ رحمی کرتے ہوں یا نہ کرتے ہوں ——— مومن کا بہر حال یہی فرض ہے کہ وہ رشتہ داروں کا مقدور بھر حق ادا کرتا رہے۔

چوتھی ہدایت حضورؐ نے یہ فرمائی کہ کسی انسان سے سوال نہ کیا جائے۔ سوال کرنا محتاج ہونے کی علامت ہے اور دوسرے شخص کے زیرِ احسان آنے والی بات ہے۔ مومن کا ہاتھ اُوپر کا ہاتھ ہونا چاہیئے نیچے والا یعنی مانگنے والا ہاتھ نہیں ہونا چاہیئے۔ یہ مومنانہ احساسِ خودداری ہے۔

پانچویں ہدایت حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ فرمائی کہ ہمیشہ کلمۂ حق کہا جائے۔ سچی بات بیان ہو۔ صحیح گواہی دی جائے۔ خواہ اس کلمۂ حق اور سچی بات اور صحیح گواہی کو تلخ اور کڑوا ہی محسوس کیا جائے۔ دُنیا میں مداہنت اور منافقت کا جو رویّہ جاری ہے اسلامی تعلیم اسے برداشت کرنے کے لئے تیار نہیں۔ اسلام توضیح اور حق کے بیان کرنے کی بہت تاکید فرماتا ہے۔

چھٹی ہدایت ۔ اس حدیث نبویؐ میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی چھٹی ہدایت یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ اور دین کے معاملہ میں کسی ملامت کرنے والے سے نہ ڈرا جائے۔ اللہ تعالیٰ کے حکم کو اور دین کے مسئلہ کو بلا خوف وخطر بیان کر دیا جائے۔

ساتویں ہدایت ۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ساتواں ارشاد یہ فرمایا کہ مومن کو "لا حول ولا قوۃ الا باللہ" بکثرت پڑھتے رہنا چاہیئے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ مومن اعتراف کرتا ہے کہ کسی شر کو دُور کرنے کی مجھ میں ذاتی طور پر کوئی طاقت نہیں ۔ اور ایسا ہی خیر کو حاصل کر لینے کی بھی مجھ میں ذاتی طور پر کوئی قوت نہیں ۔ شر کو دُور کرنے اور خیر کو حاصل کرنے کی طاقت وقوت صرف اللہ تعالیٰ کی طرف سے آتی ہے ۔ اس جملہ کو بار بار غور کے ساتھ پڑھنے کا نتیجہ یہ ہوگا کہ مومن کی توجہ دفعِ مضرت اور جلبِ منفعت کے لئے اللہ تعالیٰ ہی کی طرف رہے گی اور وہ دعاؤں میں لگا رہے گا۔ اسے کامل معرفت ہوگی اور وہ مقربانِ بارگاہِ ایزدی میں شامل ہو جائے گا

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ان ہدایات کی اہمیت کو واضح کرنے کے لئے فرمایا کہ عرش کے نیچے جو قیمتی خزانہ ہے یہ کلمات اور ہدایات اسی کا حصہ ہیں۔ پس مومنوں کو چاہیئے کہ ان کو یاد رکھیں اور اپنی زندگی میں ان پر عمل پیرا رہیں۔ صلی اللہ علی النبی وآلہ واصحابہ اجمعین ؛

ضروری اعلان

ملکی حالات کی وجہ سے جن خریدارانِ الفرقان کے پتے بدل گئے ہیں وہ اپنے نئے پتوں سے مطلع فرمائیں۔ ایسا بھی ہو سکتا ہے کہ وہ ایک دو ماہ تک رسالہ محفوظ رکھنے کی ہدایت فرمائیں ——— (مینجر)

ایک غیر جانبدار کے قلم سے

قول وہی مانا جائے جس کا اقرار خود مدّعی کرے!

منقول از صدق جدید لکھنؤ ۲ مارچ ۱۹۵۶ء

(مرسلہ :۔ مکرم جناب شیخ خورشید احمد صاحب)

"میں نے جہاں تک فرقہ بندی کی تاریخ کا مطالعہ کیا ہے اسی نتیجہ پر پہنچا ہوں کہ مختلف فرقوں کے پیدا کرنے میں ان کے مخالفوں کا بہت بڑا ہاتھ رہا ہے۔ جو شخص آج بھی بغدادی کی کتاب "الفرق بین الفرق" اور شہرستانی کی کتاب "الملل والنحل" کا گہرا مطالعہ کرے گا وہ بھی اسی نتیجہ پر پہنچے گا جس پر میں پہنچا ہوں۔ یہ مصیبت پہلے بھی تھی اور آج بھی ہے کہ مدعی کے دعوے کو تسلیم نہیں کیا جاتا بلکہ اسکے دعویٰ کو جھٹلا کر اس کی مرضی کے خلاف کچھ باتیں منسوب کر دی جاتی ہیں اور پھر ان پر سوال و جواب کا سلسلہ شروع کر دیا جاتا ہے۔ مدعی ہزار چلاتے کہ بھائی جو الزام تم لگاتے ہو میں اس کا قائل نہیں ہوں مگر اس کی کوئی نہیں سنتا۔ مخالف کو اصرار ہے کہ اس نے جو الزام لگایا ہے وہی صحیح ہے اور انکار ناقابل تسلیم! مدعی دم بخود ہے کہ کیا کرے۔ وہ قسمیں کھاتا ہے، خدا کو گواہ کرتا ہے۔ غلط الزام پر لعنت بھیجتا مگر مخالف پر ذرا اثر نہیں ہوتا بلکہ وہ اپنے حریف کے مُنہ سے وہی بات کہلوانا چاہتا ہے جسے وہ خود نہیں مانتا۔ صرف اسلئے کہ چھیڑ چھاڑ کا سلسلہ قائم رہے اور دوسرے کی تکفیر اور مخالفت کے لئے بہانہ مل جائے۔ . . . . . ایک شخص کہتا ہے کہ میں ختم نبوت کا منکر نہیں اور جو انکار کرے اسے کافر سمجھتا ہوں مگر مخالف کہتا ہے کہ نہیں تُو ضرور ختم نبوت کا منکر ہے اور چونکہ منکر ہے اسلئے کافر ہے۔ اب وہ شخص قسمیں کھا کر اطمینان دلانا چاہتا ہے مگر مخالف کی زبان نہیں رُکتی۔ وہ اتنا نہیں سوچتا کہ میں خود ختم نبوت کا قائل

ہوں اگر مخالف بھی اس کا اقرار کرتا ہے تو وہ بات اس کے مُنہ سے کیوں کہلوائی جائے جسے مَیں خود نہیں مانتا مگر دل کہتا ہے کہ جس کفریہ عقیدہ کو مَیں نہیں مانتا اسے تُو ضرور مانتا ہے۔ دیکھ تُو نے فلاں کتاب میں یہ لکھا ہے، فلاں اشتہار میں یہ اقرار کیا ہے، فلاں موقع پر تُو نے خود یہ کہا تھا۔ گویا مخالف ہی کو یہ حق حاصل ہے کہ اپنے حریف کے قول اور عقیدہ کی تشریح کرے۔ وہ اگر اپنے قول کی آپ تشریح کرکے معاملہ ختم کرنا چاہتا ہے تو وہ منظور نہیں!

حضرت قاسم العلوم والخیرات مولانا محمد قاسم بانئ دارالعلوم دیوبند رحمۃ اللہ علیہ پر بھی یہی الزام لگایا گیا کہ حضرت نے اپنی کتاب تحذیر الناس میں حضورؐ کے خاتم النبیین ہونے سے انکار کیا ہے۔ علمائے دیوبند نے بار بار اسی کتاب سے ثابت کیا ہے کہ حضور ہر جہت سے خاتم النبیین ہیں اور اس عقیدہ کے منکر کو کافر قرار دیتے ہیں۔ لیکن چونکہ ہر مخالف نے قائل کے قول کی تشریح کرنے کا حق خود ہی حاصل کر لیا ہے اسلئے علمائے دیوبند کی تشریحات کو نظر انداز کر دیا گیا اور مخالف حضرت کی تکفیر سے آج تک باز نہ آسکا۔

لطف کی بات ہے کہ جب پاکستان میں قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دینے کا شور بلند ہوا تو وہاں بڑے بڑے پوسٹروں کے ذریعہ حکومت کو توجہ دلائی گئی کہ دیوبندی اور اہلحدیث بھی ختم نبوت کے منکر ہیں اسلئے انہیں بھی غیر مسلم اقلیت قرار دیا جائے۔۔۔ میری تحقیق یہ ہے کہ اگر ہر زمانہ میں قائل کو اپنے قول کی تشریح کرنے کا حق دیا جاتا اور اسکی طرف وہ باتیں منسوب نہ کی جاتیں جن سے وہ خود انکار کرتا ہے اور یہ بات اصولاً اور عملاً تسلیم کر لی جاتی کہ قول وہی مانا جائیگا جس کا اقرار خود مدعی کرے تو شاید اسلامی فرقوں کی تعداد زیادہ نہ ہوتی۔ آخر اس صاف اور صریح بات کے ماننے میں تأمل کیوں ہے کہ قائل کا قول ہی قابلِ قبول ہوتا ہے۔ اگر وہ اپنے قول کی آپ تشریح کرے تو کوئی وجہ نہیں کہ اسے نہ مانا جائے۔۔۔۔ کاش! اب بھی یہ اصول تسلیم کر لیا جائے کہ قائل کا اپنا قول ہی معتبر ہوگا اور اس کا انکار یا اقرار ہی مدارِ بحث قرار پائے گا۔"

نوٹ از صدق جدید: "فاضل مضمون نگار نے جو اصول بیان کیا ہے وہ اپنی جگہ بہت بڑی حد تک صحیح ہے گو اسکی مثالیں جو پیش کی ہیں ان میں گفتگو کی گنجائش ہے ضرورت صرف اسکی ہے کہ علمائے اہلسنت میں سے جو صاحبِ فہم و بصیرت ہیں۔۔۔ وہ اس معیار کو سختی اور پابندی سے اختیار کر لیں، تو نوے فیصدی جھگڑے ابھی ختم ہو سکتے ہیں۔" (صدق جدید لکھنؤ ۲ مارچ ۱۹۵۶ء)

اصحابُ الفِیل

مستشرقین کے اعتراض کا جواب

(از جناب محترم شیخ عبد القادر صاحب فاضل - لاہور)

اعتراض

الفریڈ گیوم نے اپنی کتاب "اسلام" میں لکھا ہے کہ ابرہہ جب مکہ معظمہ پر حملہ کرنے کے لئے آیا تو اس کی فوج میں چیچک پھوٹ پڑی جس کے باعث لشکر میں افراتفری پھیل گئی۔ اس طرح فوج تباہ و برباد ہو گئی۔ اور یہ حملہ ناکام ہو گیا۔ بات صرف اتنی تھی لیکن عربوں نے چیچک کے دانوں کو کنکریوں پر محمول کر کے اس داستان کو معجزانہ رنگ دیدیا۔ اور واقعہ کی صورت یہ ہو گئی کہ جھنڈ کے جھنڈ پرندے آئے، انہوں نے کنکریاں گرائیں۔ یہ کنکری جسے لگتی وہیں ڈھیر ہو جاتا۔

اسی تسلسل میں لکھتے ہیں :-

Pre-Scientific age

یعنی قبل سائنسی دور میں سیدھی سادی باتوں کو خارق عادت امور کا رنگ دیدیا جاتا تھا قرآن حکیم نے بھی اس داستان کو غیر حقیقی صورت میں پیش کیا ہے۔

جواب :- اس اعتراض کے جواب میں سب سے پہلے تو ہم نے یہ دیکھنا ہے کہ عربوں میں یہ قصہ کس طرح مشہور تھا؟ پھر دیکھنا ہے کہ قرآن حکیم نے اسے کس صورت میں پیش کیا؟

ابرہہ مکہ معظمہ پر حملہ آور ہوا تو اس کے ساتھ بارہ ہزار فوجی[ل] اور نو[۹] ہاتھی تھے۔ اہل مکہ کے لئے اس فوج کا مقابلہ ممکن نہ تھا۔ وہ کعبۃ اللہ کے پاس آئے، دعائیں کیں اور پہاڑوں پر چلے گئے۔ کعبۃ اللہ کی طرف پیش قدمی سے پہلے ایک عجیب واقعہ ہوا۔

بحر احمر کی طرف سے پرندوں کے جھنڈ کے جھنڈ اپنی چونچوں اور پنجوں میں سنگریزے لئے ہوئے آئے۔ انہوں نے اس لشکر پر سنگریزوں کی بارش کر دی۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ جس پر کوئی کنکری گرتی اسے سخت کھجلی لاحق ہوتی تھی۔ اور کھجاتے ہی جلد پھٹتی اور

ل ابرہہ کے لشکر کی اصل تعداد بارہ ہزار کے لگ بھگ تھی۔ شعراء جاہلیت نے ساٹھ ہزار بتائی ہے۔ شعراء کے ہاں مبالغہ عام بات ہے ؛

گوشت جھڑنا شروع ہو جاتا۔ عکرمہ کا قول ہے کہ جس پر سنگریزہ گرتا تھا اسے چیچک نکل آتی تھی۔ محمد بن اسحاق کی روایت ہے کہ یہ چیچک کا مرض تھا۔ اور بلادِ عرب میں سب سے پہلے چیچک اسی سال دیکھی گئی۔ افراتفری میں ان لوگوں نے یمن کی طرف بھاگنا شروع کیا۔ ایک ہمعصر شاعر کہتا ہے :-

"اب بھاگنے کی جگہ کہاں
جب خدا تعاقب کر رہا ہے"

ایک دوسرا شاعر کہتا ہے :-

"ساٹھ ہزار تھے جو اپنی سرزمین
کی طرف واپس نہ جا سکے اور
نہ واپس ہونے کے بعد ان کا
سردار (ابرہہ) زندہ رہا"

ابرہہ کے فوجی پیش قدمی سے پہلے اس قسم کے رجز یہ اشعار پڑھ رہے تھے :-

"بستی ہاں یہ بستی ایسی ہے جیسے
ہم نگل جائیں گے۔ ہمارے فلاں
فلاں قبائل اور ہاتھی اسے تباہ و
برباد کر دیں گے۔"

اس معجز نما واقعہ کا اثر یہ ہوا کہ قریش نے کم و بیش آٹھ دس سال تک اللہ وحدہ لا شریک کے سوا کسی کی عبادت نہ کی۔

سورۂ فیل میں اسی واقعہ کی طرف اشارہ ہے۔ قرآن حکیم نے "طیراً ابابیل" کا ذکر اس لئے کیا ہے کہ وبا کے پھیل جانے کا باعث یہی پرندے تھے۔

اگر کوئی علاقہ طاعون سے تباہ ہو جائے تو لوگ کہتے ہیں کہ چوہوں نے انہیں مار دیا کیونکہ سب سے پہلے چوہے طاعون سے متاثر ہوتے ہیں۔ اسی طرح بحیرہ احمر کے پرندے ایسی دلدلوں سے آئے تھے جہاں چیچک کے جراثیم پرورش پا رہے تھے۔ انہوں نے فوج کے راشن پانی کے مراکز اور خود فوجیوں پر جب سنگریزے گرائے تو وبا پھوٹ پڑی۔ پانی کی کمی، اژدہام اور چاروں طرف عفونت نے ان جراثیم کو پھلنے پھولنے کا موقع دیا۔ اس طرح یہ لشکر خارق عادت طور پر تباہ ہو گیا۔ اس میں کلام نہیں کہ اصحاب فیل کی تباہی کے کچھ ظاہری اسباب تھے جو کہ اللہ تعالیٰ نے مہیا کئے۔

جھنڈ کے جھنڈ پرندوں کی ہجرت اور سنگریزوں کی بارش یہ خارق عادت نہیں تو اور کیا ہے؟

بنی اسرائیل کا ایک واقعہ

اسی قسم کا ایک واقعہ بنی اسرائیل کے ساتھ

---

۵۱ یہ شعر ابن اسحاق نے سیرۃ الرسول صلی اللہ علیہ وسلم پر اپنے خطبات میں پیش کیا۔ ان خطبات کے کچھ انگریزی ترجمے ملے ہیں اور اشاعت پذیر ہو چکے ہیں۔

بھی پیش آیا۔ حزقیاہ جیسے نیک دل بادشاہ کا عہد تھا۔ یسعیاہ نبی کا روحانی دور۔ اشوری بادشاہ ایک لشکر جرار لیکر آیا اور یروشلم کو چاروں طرف سے گھیر لیا۔ بادشاہ، صلحاء بنی اسرائیل اور انکے پیغمبر اللہ تعالیٰ کے حضور گریہ و بکا کرنے لگے۔ نتیجہ یہ ہوا کہ ایک رات میں ہزارہا فوجی کسی بلائے ناگہانی کا شکار ہوگئے۔ بائیبل میں ظاہری اسباب کا کوئی ذکر نہیں۔ یوسی فس لکھتا ہے کہ بے شمار چوہے نکل آئے اور کمانوں کے وتر کاٹ دیئے۔ علماء کا خیال ہے کہ چوہوں کی وجہ سے وبا پھوٹ[1] پڑی، کمانیں بھی ناکارہ ہوگئیں، محاصرہ اٹھا لیا گیا اور فوج میں افراتفری مچ گئی۔ اس طرح یروشلم اور اہل یروشلم کو اللہ تعالیٰ نے بچا لیا۔ بائیبل میں اس واقعہ کے متعلق لکھا ہے:۔

> "اور اس رات کو ایسا ہوا کہ خداوند کے فرشتے نے آکر اشور کے لشکر میں سے ایک لاکھ پچاسی ہزار کو مارا۔ پس جب وہ صبح سویرے اٹھے تو دیکھا وہ سب مردوں کی نعشیں تھیں"
>
> (سلاطین دوم ۱۹/۳۵)

سموئیل دوم ۲۴/۱۵-۱۸ میں فرشتوں کے ذریعہ پلیگ پھیلانے کا ذکر ہے۔ ظاہری اسباب کے لحاظ سے لشکر کی تباہی کسی وبا کے نتیجہ میں ہوئی کیونکہ چوہے بڑی کثرت سے نکل آئے تھے۔ فرشتوں نے ان اسباب کو پیدا کیا اسلئے دونوں باتیں درست ہیں۔ اسی طرح پرندے بعض دفعہ ایک علاقہ سے دوسرے علاقہ میں جراثیم پھیلاتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے حکم سے ہزاروں ہزار پرندے اصحاب فیل کو تباہ کرنے کے لئے جراثیم آلودہ زہریلی دلدلوں سے اڑے اور اصحاب فیل پر سنگریزوں کی بارش کردی۔ نتیجہ یہ ہوا کہ وبا نے ان کا کچومر نکال دیا۔

تَرْمِيْهِمْ بِحِجَارَةٍ مِّنْ سِجِّيْلٍ کے دو معنے

قرآن حکیم نے اس واقعہ کا ذکر سورۃ الفیل میں کیا ہے۔ یہاں تَرْمِيْهِمْ بِحِجَارَةٍ مِّنْ سِجِّيْلٍ کے دو معنے ہیں۔ (۱) ایک معنے تو یہ ہیں کہ پرندوں نے سنگریزے گرائے۔ (۲) اور دوسرے معنے یہ ہیں کہ پرندوں نے ان کے لوتھڑوں کو پتھروں پر پٹخ پٹخ کر کھایا۔ جہاں اتنی لاشیں بکھری ہوئی ہوں وہاں جھنڈ کے جھنڈ پرندے آجاتے ہیں۔ وہ اونچی جگہوں اور چٹانوں پر گوشت کے لوتھڑے مار مار کر کھاتے ہیں۔ دونوں معنے اپنی اپنی جگہ پر درست ہیں۔ پرندوں نے سنگریزوں کی بارش کردی جس سے چیچک پھیل گئی۔ اب ایسے پرندے آگئے جنہوں نے ان کی بوٹیاں پتھروں پر مار مار کر کھائیں۔ اس ہولناک انجام کا نقشہ سورہ الفیل میں کھینچا گیا۔ ہر چیز کی مادی تشریح کرنے والے علماء

[1] پیکس بائیبل کومنٹری "C" 306۔ "G" 306

خدائی اسباب کو سمجھنے سے قاصر رہے ہیں۔ قرآن حکیم نے ظاہری اسباب اور خارق عادت امر کو اتنی خوبصورتی سے سمو دیا ہے کہ کوئی اعتراض وارد نہیں ہوتا۔

فَجَعَلَهُمْ كَعَصْفٍ مَّأْكُولٍ

فَجَعَلَهُمْ كَعَصْفٍ مَّأْكُولٍ بھی قابلِ غور ہے۔ تَأَكُّل کے معنے ہیں کھوکھلا ہوا خراب (دانت)۔ آكِلَة: کھجلی عضو کھانیوالی بیماری یا زخم۔ چیچک کے باعث ابرہہ کے فوجی کھائے ہوئے بھس کی طرح ہو گئے۔ اس سے بھی معلوم ہوتا ہے کہ پرند جو جھنڈ کے جھنڈ آئے اُن کی چونچ یا پنجوں سے جو مٹی یا سنگریزے گرے ان میں چیچک کا زہر یا جراثیم تھے جن کی وجہ سے لشکر میں چیچک پھوٹ پڑی اور ایسی وبا پھیلی کہ وہ لشکر پسپا ہو گیا۔ خود ابرہہ چیچک سے بیمار ہو کر واپس یمن گیا۔ اس کا جسم بالکل گل گیا، لوتھڑے گرنے لگے اور عبرتناک حالت میں مر گیا۔

حضرت ابن عباس رضؓ کی روایت ہے کہ جس پر کوئی کنکری گرتی اُسے سخت کھجلی لاحق ہو جاتی اور کھجاتے کھجاتے جلد پھٹ جاتی اور گوشت جھڑنا شروع ہو جاتا۔ یہ ہولناک چیچک کی نشانیاں ہیں۔ مَأْكُول کے لفظ میں اسی حقیقت کی طرف اشارہ ہے۔

مرورِ زمانہ کے باعث روایات میں مبالغہ تو ہوتا ہی ہے اس سے قطع نظر یہ بات بالکل واضح ہے کہ جھنڈ کے جھنڈ پرندوں نے جو سنگریزے گرائے وہ کھجلی اور پھر چیچک پیدا کرنے کا موجب ہوئے۔

میڈیکل سائنس کا انکشاف

علمائے عصرِ حاضر نے اب ثابت کیا ہے کہ بعض دفعہ پرندے بیماریوں اور وباؤں کے اُٹھانے والے یعنی Carrier بن جاتے ہیں۔ نقل مکانی کرنے والے پرندے ایک علاقہ سے بیماری دوسرے علاقہ میں پھیلا دیتے ہیں۔ ان کے غول انتہائے شمال سے پرواز کرتے ہیں۔ افریقہ کے جنوبی حصہ کو چھو کر پھر واپس لوٹتے ہیں۔ مارچ اپریل میں وہ بحیرۂ احمر سے ہو کر یورپ اور وہاں سے بلادِ شمالیہ کا رُخ کرتے ہیں۔ یہ عجیب بات ہے کہ عام الفیل یعنی ۵۷۰ء میں حبشہ، یمن، حجاز اور یورپ میں چیچک خوفناک طور پر پھیلی۔ اسی سال فرانس اور اٹلی میں بھی چیچک پھیلی۔ پہلی دفعہ اسی موقعہ پر بشپ مارئیس نے اسکا نام واری اولا (آبلہ فرنگ) رکھا۔ انسائیکلوپیڈیا برٹینیکا میں عام الفیل میں چیچک کے پھیلاؤ اور وسعت کا ذکر ہے۔ اتنے طویل المسافت علاقوں میں چیچک کیسے پہنچ گئی؟ پرندوں کی نقل مکانی اسکا بہت بڑا باعث ہے۔ نقل مکانی کے سارے روٹ پر چیچک نے حملہ کیا۔ قرآن حکیم نے تحقیق کا ایک نیا باب ہمارے سامنے کھول دیا ہے۔

عام الفیل میں عرب و حجاز اور یورپ میں چیچک پھیلی۔ اس کا اولین باعث پرندوں کی وسیع پیمانے پر نقل مکانی ہے۔ اب دنیا کی بہترین انسائیکلوپیڈیا میں لکھا ہے کہ پرندے بعض

جناب مولوی محمد انیس الرحمٰن صاحب
مربی سلسلہ احمدیہ

محکمات و متشابہات قرآنی کے معانی

قرآن عظیم خدا تعالیٰ کی طرف سے آخری کامل اور مکمل شریعت ہے اور تمام انسانیت کے لئے مکمل ضابطۂ حیات و اخلاق ہے۔ اس حسین و جمیل عظیم کتاب پر نظر ڈالنے سے ہمیں اصولی طور پر دو بنیادی تعلیمات نظر آتی ہیں۔ اوّل حقوق اللہ۔ دوم حقوق العباد۔ ان حقوق کے بارے میں قرآن مجید نے تفصیل سے روشنی ڈالی ہے۔

یاد رہے کہ قرآن عظیم کی آیات بھی اصولی طور پر دو رنگ کی ہیں (۱) محکمات (۲) متشابہات
اللہ تعالیٰ اس بارے میں سورہ آل عمران کے پہلے رکوع میں فرماتا ہے :-

هُوَ الَّذِیٓ اَنْزَلَ عَلَیْكَ الْكِتٰبَ
مِنْهُ اٰیٰتٌ مُّحْكَمٰتٌ هُنَّ اُمُّ الْكِتٰبِ
وَاُخَرُ مُتَشٰبِهٰتٌ ۔ فَاَمَّا الَّذِیْنَ
فِیْ قُلُوْبِهِمْ زَیْغٌ فَیَتَّبِعُوْنَ مَا
تَشَابَهَ مِنْهُ ابْتِغَآءَ الْفِتْنَةِ
وَابْتِغَآءَ تَاْوِیْلِهٖ وَمَا یَعْلَمُ
تَاْوِیْلَهٗٓ اِلَّا اللّٰهُ وَالرّٰسِخُوْنَ فِی
الْعِلْمِ ۔ (سورۃ آل عمران ع)

یعنی وہی اللہ ہے جس نے تجھ پر کتاب نازل کی ہے جس کی بعض آیات تو محکم ہیں جو اس کتاب کی جڑ ہیں اور کچھ آیات متشابہ ہیں۔ پس جن لوگوں کے دلوں میں کجی ہے وہ فتنہ کی غرض سے ان آیات کے پیچھے پڑ جاتے ہیں جو اس کتاب میں متشابہ ہیں۔ حالانکہ اس کی صحیح تفسیر کو سوائے اللہ تعالیٰ کے اور علم میں کامل دسترس رکھنے والوں کے کوئی نہیں جانتا۔

اب سوال پیدا ہوتا ہے کہ محکمات اور متشابہات کی کیا حقیقت ہے اور اس سے کیا مراد ہے؟ سو جاننا چاہیئے کہ اس کے معنے مختلف مفسروں نے مختلف کئے ہیں۔ حضرت امام راغبؒ جو ایک مشہور عالم اور بزرگ اُمّت محمدیہ میں پیدا ہوئے انہوں نے فرمایا کہ آیات قرآنیہ ایک دوسرے کے ساتھ تعلق رکھنے کے لحاظ سے تین حصوں میں منقسم ہیں۔ مطلق محکم، مطلق متشابہ۔ ایک جہت سے محکم اور ایک جہت سے متشابہ۔

ایک اور بزرگ لکھتے ہیں کہ محکم وہ ہیں جن کی تفسیر میں کوئی اختلاف نہ ہو اور متشابہ وہ آیات ہیں جن کی تاویل میں اختلاف ہو۔ قتادہؓ کا قول ہے کہ محکم سے مراد ناسخ اور متشابہات سے مراد منسوخ آیات ہیں۔ صاحب روح المعانی جو ایک مشہور مفسر گزرے ہیں انہوں نے اپنی کتاب میں محکم اور متشابہ کی مختلف طور سے حسب ذیل تفسیر بیان کی ہے۔

(۱) محکم وہ آیات ہیں جن میں نسخ کا احتمال نہ ہو اور متشابہ وہ خفی مفہوم والی آیت ہے جس کے معنے لفظاً اور عقلاً معلوم نہ ہو سکیں۔

(۲) محکم وہ آیات ہیں جن میں فرائض، وعدہ اور وعید ہوں اور متشابہ میں قصص اور امثال ہیں۔

(۳) محکم وہ ہیں جن میں حلال و حرام اور حدود و فرائض
بیان ہوئے ہیں اور متشابہ اس کے علاوہ دیگر
آیات کو کہا جائے گا۔

(۴) غیر منسوخہ آیات محکم اور منسوخہ آیات متشابہ ہیں

(۵) وہ آیات جو تکرار سے بیان نہ ہوئی ہوں وہ محکم
ہیں اور جو تکرار سے بیان ہوئی ہیں وہ متشابہ ہیں

بعض لوگوں کا خیال ہے کہ محکم اور متشابہ آیات کا آپس میں تناقض ہے۔ مگر یہ بات قطعی طور پر غلط اور قرآنی تعلیم اور اس کے دعویٰ کے خلاف ہے۔ قرآن عظیم خدا تعالیٰ کا دائمی قطعی اور اکمل کلام ہے اور اس میں کسی قسم کا تعارض اور تناقض ممکن نہیں ہے کیونکہ خدا تعالیٰ قرآن کریم میں اعلان فرماتا ہے۔ وَلَوْ كَانَ مِنْ عِنْدِ غَيْرِ اللّٰهِ لَوَجَدُوا فِيهِ اخْتِلَافًا كَثِيرًا۔ اگر یہ کلام اللہ کی طرف سے نہ ہوتا تو اس میں بہت سے اختلافات پائے جاتے مگر چونکہ یہ کلام اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے اس میں کوئی اختلاف نہیں ہے۔

بعض مفسرین نے قرآن عظیم کی تشریح و تفسیر کرنے میں غلطی کھائی ہے اور بعض نے قرآن عظیم کی کچھ آیات منسوخ قرار دیدی ہیں اور بعض مشکل اور پیچیدہ آیات کو سمجھنے سے قاصر رہے ہیں۔

حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ نے تفسیر صغیر میں محکم اور متشابہ کی یوں تفسیر فرمائی ہے۔ حضور رض فرماتے ہیں:۔

"محکمات سے مراد وہ آیات ہیں جن میں قرآن کریم کی خاص تعلیم بیان ہوئی ہے اور متشابہات سے مراد وہ آیات ہیں جن میں ایسی تعلیم ہے جو پہلی کتابوں میں بھی مذکور ہے۔"

حضرت بانی سلسلہ احمدیہ مسیح موعود علیہ السلام نے اعلان فرمایا ہے کہ کامل اور زندہ کتاب صرف قرآن عظیم ہے اور اس کا کوئی شعشہ یا نقطہ منسوخ نہیں ہے۔ حضور علیہ السلام محکمات و متشابہات کی تفسیر کرتے ہوئے بیان فرماتے ہیں:۔

"قرآن شریف میں دو قسم کی آیات ہیں ایک محکمات اور بینات جیسا کہ یہ آیت إِنَّ الَّذِينَ يَكْفُرُونَ بِاللّٰهِ وَرُسُلِهِ وَيُرِيدُونَ أَنْ يُفَرِّقُوا بَيْنَ اللّٰهِ وَرُسُلِهِ وَيَقُولُونَ نُؤْمِنُ بِبَعْضٍ وَنَكْفُرُ بِبَعْضٍ وَيُرِيدُونَ أَنْ يَتَّخِذُوا بَيْنَ ذٰلِكَ سَبِيلًا ۝ أُولٰئِكَ هُمُ الْكٰفِرُونَ حَقًّا وَأَعْتَدْنَا لِلْكٰفِرِينَ عَذَابًا مُّهِينًا ۝ یعنی جو لوگ ایسا ایمان لانا نہیں چاہتے جو خدا پر بھی ایمان لاویں اور اس کے رسولوں پر بھی۔ اور چاہتے ہیں کہ خدا کو اس کے رسولوں سے علیحدہ کر دیں اور کہتے ہیں کہ بعض پر ہم ایمان لاتے ہیں اور بعض پر نہیں یعنی خدا پر ایمان لاتے ہیں اور رسولوں پر ایمان نہیں لاتے اور ارادہ

نشانِ منزل

(محترم جناب نسیم سیفی صاحب ربوہ)

پتے پتے کی صدا ہے شورِ محشر کی امیں
بے زبانی کا کسی سے بھی ہمیں شکوہ نہیں

اپنے دل کی بات کہہ کر ہم بہت مسرور ہیں
آگ برسائے فلک یا خوں بہائے اب زمیں

بس رہی ہیں بستیوں پر بستیاں اُمید کی
ہم ہیں، جن کی زندگی میں یاس کا عنصر نہیں

آپ کی رہ میں ہر اک ذلت ہے وجہِ عزّ و جاہ
آپ کا بخشا ہوا اعزاز ہے سب سے حسیں

آپ کے فیضان سے دونوں جہاں ہیں فیضیاب
آپ کا لطف و کرم ہے حاصلِ خلدِ بریں

ہر طرف ضَو دے رہا ہے آپ کا مہرِ منیر
آپ کے ممنون ہیں سب اوّلین و آخریں

آپ کے نقشِ قدم پر قافلہ در قافلہ
اِک زمانہ چل رہا ہے، آفریں صد آفریں

کیجئے کچھ اور اُجاگر اُسکی منزل کے نشاں
اب نسیمِ بے نوا کو دیجئے رُوح الامیں!

چند ضروری اقتباسات

ہم ذیل میں چند اقتباس درج کرتے ہیں۔ اِن سے ظاہر ہے کہ اہلِ علم کی نگاہ میں احمدیوں کا درجہ و مقام کیا ہے۔ امید ہے کہ ان متفرق اقتباسات کو قارئین کرام پوری توجہ سے پڑھیں گے۔
(ایڈیٹر)

(۱)

مسلمان کی تعریف

مولانا سید ابو الاعلیٰ مودودی فرماتے ہیں:-

"اسلامی حکومت کا چوتھا اصول یہ ہے کہ اس میں لوگوں کو جان، مال اور عزت کے تحفظ کی جو ضمانت دی جائے گی وہ کسی شخص یا گروہ کی طرف سے نہیں بلکہ خدا اور رسول ؐ کی طرف سے دی جائے گی اور قانونِ خداوندی کے سوا کسی دوسرے قانون کے تحت کسی شخص کے ان بنیادی حقوق پر ہاتھ نہ ڈالا جا سکے گا۔ اس دستوری قاعدے کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ان الفاظ میں بیان فرمایا ہے:-

"جس شخص نے وہ نماز ادا کی جو ہم کرتے ہیں، اُس قبلہ کی طرف رُخ کیا جس کی طرف ہم رُخ کرتے ہیں اور ہمارا ذبیحہ کھایا وہ مسلمان ہے جس کے لئے اللہ اور اس کے رسول ؐ کا ذمہ ہے پس تم اللہ کے دیئے ہوئے ذمے میں اس کے ساتھ دغابازی نہ کرو۔"

اس کے صاف معنی یہ ہیں کہ اسلامی حکومت میں شہریوں کو بنیادی حقوق کی جو ضمانت دی جاتی ہے وہ در اصل خدا اور رسول ؐ کی طرف سے نیابۃً دی جاتی ہے اور اگر کوئی حکومت یہ ضمانت دینے کے بعد قانونِ الٰہی کے سوا کسی دوسرے طریقے پر شہریوں کے اس حق کو چھینے تو وہ در اصل خدا کے ساتھ دغابازی کی مجرم ہے۔"

(دستوری سفارشات پر تنقید۔ از سید ابو الاعلیٰ مودودی ۔۔۔ صفحہ ۱۵۱)

(۲)

احمدیوں کا مومنانہ سیرت و کردار

جناب ڈاکٹر عبد السلام صاحب خورشید روزنامہ مشرق لاہور میں لکھتے ہیں:-

"اس وقت دنیا کے اکتیس ملکوں میں انہوں (یعنی احمدیوں) نے پچاس سے زیادہ احمدیہ مشن قائم کر رکھے ہیں۔ ان کے زیرِ اہتمام تین سو چوالیس مسجدیں تعمیر ہوئیں، گھانا میں ایک سو انسٹھ، انڈونیشیا میں ساٹھ، سیرالیون میں چالیس، نائیجیریا میں چالیس اور مشرقی افریقہ میں بیس۔ برطانیہ، امریکہ، جرمنی، ڈنمارک، ہالینڈ وغیرہ میں بھی ان کی مساجد موجود ہیں۔۔۔۔۔۔۔

۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

۔۔۔۔ انگریزی، جرمن اور دوسری زبانوں میں سولہ رسالے جاری ہیں بہت سی زبانوں میں قرآن کریم کے تراجم چھاپے جاچکے ہیں اور بانیٔ سلسلہ اور دوسرے نمایاں افراد کی کتابیں بھی مختلف زبانوں میں طبع ہوکر دنیا بھر میں فروخت ہو رہی ہیں چونکہ عامۃ المسلمین نے ایسی کوئی منظم کوشش نہیں کی اسلئے بیرونی دنیا کے بیشتر ممالک میں اسلام کی وہی تاویل چالو ہے جو احمدی کرتے ہیں اور بعض افریقی ممالک میں تو احمدیت ہی کو اسلام کا مظہر سمجھا جا رہا ہے۔"

(سنڈے مشرق ۳۰ر جون ۱۹۷۴ء)

(۳)

مذہب کے ٹھیکیداروں کا پسندیدہ مشغلہ

روزنامہ مساوات لاہور کے سنڈے ایڈیشن بابت ۳۰ر جون ۱۹۷۴ء میں فاروق پراچہ صاحب کا مضمون بعنوان "آپ کے نفسیاتی مسائل" شائع ہوا ہے۔ اس میں انہوں نے حسبِ معمول قارئین کے خطوط درج کرکے ان کے جواب تحریر کئے ہیں۔ ایک سوال اور اس کے جواب کا ایک اقتباس درج ذیل ہے:۔

سوال: "میں آپ سے صرف یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ ہمارے ہاں کے نام نہاد لیڈر آخر کب تک اسلام کے مقدس نام کو اپنے مذموم مقاصد کے حصول کے لئے استعمال کرتے رہیں گے۔۔۔۔ آپ ان کے لئے کیا علاج تجویز کرتے ہیں؟" (ایم بشریف کراچی)

جواب: "امریکہ سے نکلنے والے ایک انگریزی روزنامے "کرسچین سائنس مانیٹر" نے اپنی حالیہ اشاعت میں انکشاف کیا ہے کہ پاکستان میں ۷ ہزار افراد عیسائی بن چکے ہیں۔ مذہب کے ٹھیکیداروں کو سیاست سے فرصت ہی نہیں ملتی کہ وہ اس جانب توجہ دیں۔ وہ تو بس حصولِ اقتدار کی جدوجہد میں مصروف ہیں مسلمانوں کو کافر قرار دینا ان کا پسندیدہ مشغلہ ہے۔ زیادہ کیا لکھوں خدا ہی ان کو عقل دے۔"

(۴)

کھانا پانی بند کرنا یزیدیوں کا کام ہے

پنجاب کے وزیرِ اعلیٰ جناب محمد حنیف رامے

نے تقریر کے دوران حزبِ اختلاف کے رویّہ پر افسوس کا اظہار کرتے ہوئے کہا :۔

"اِس سلسلہ میں بہت سے خطرات پوشیدہ ہیں ۔ اگر ہمارے اوپر ذمہ داریاں نہ ہوں تو ہم بھی اسی طرح اُٹھ کر کہدیں ۔ لیکن اس فرقہ سے لاکھوں لوگوں کا تعلق ہے ۔ یہ لوگ (قرارداد پیش کرنے کے حامی افراد) قتل و غارت کی باتیں کرتے ہیں ۔ ہم کس طرح اجازت دے دیں کہ غیر ذمہ دار لوگ جو چاہیں کریں ہم قانون دستور کے مطابق جس طرح یہ مسئلہ طے کریں گے وہ ان کے خواب و خیال میں بھی نہیں ہے ۔ اس کا حل یزید کے راستہ کے مطابق نہیں ہوگا کہ مخالفوں کا پانی بند کر دیا جائے اور ان کی زندگی ختم کرنے کے منصوبے بنائے جائیں بلکہ اِس کا حل رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بتائے ہوئے راستہ کے مطابق طے کیا جائے گا ۔

ہمارے نام کے ساتھ خواہ علامہ لگا ہوا نہ ہو لیکن ممکن ہے مذہب سے جو محبت ہمیں ہے انہیں نہ ہو ۔ آج تک مذہب اور رسول کے نام کی حفاظت کے لئے کن لوگوں نے سینے پر گولیاں کھائی ہیں ؟ کبھی علماء اور علامے بھی شہید ہوئے ہیں ؟

اگر خون دینے کی بات ہوگی تو ہم دینگے ۔"

(روزنامہ امروز ۲۲ جون [illegible])

—— (۵) ——

احمدی یقیناً مسلمان ہیں (ابوالکلام)

سوال :۔ کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ مرزا غلام احمد کے پیرو کافر ہیں یا نہیں ؟

...... سائل نور محمد باٹا نگر ۔

جواب منجانب مولانا ابوالکلام آزاد

"بلاشبہ اس جماعت کے بعض عقائد صحیح نہیں ہیں ۔ ہم ان عقائد و مسائل میں انہیں حق پر نہیں سمجھتے ۔ لیکن اس سے یہ لازم نہیں آتا کہ انہیں کافر سمجھا جائے ۔ وہ یقیناً مسلمان ہیں اور اُمّتِ اسلامیہ میں داخل اور وہ تمام حقوق رکھتے ہیں جو کسی مسلمان فرد یا جماعت کو شرعاً حاصل ہیں ۔ جو شخص انہیں کافر کہتا ہے وہ سخت خطا کا مرتکب ہوتا ہے اور اس غلو و تشدد میں مبتلا ہے جو مسلمانوں کے لئے تمام مصیبتوں اور بربادیوں کا باعث ہو چکا ہے عام مسلمانوں کو چاہیئے کہ ایسے مفسدوں کی باتوں پر کان نہ دھریں اور تمام کلمہ گو جماعتوں کے ساتھ اتفاق اور رواداری کا سلوک کریں ۔"

(دعوت الاسلام دہلی جلد ۲ ص ۱۴۱ مجریہ ۲۷ شوال المکرم ۱۳۴۱ھ)

(۶)

ہندوستانی بھائیوں کا پاکستانی بھائیوں کے نام دردمندانہ مخلصانہ پیغام

سید ابوالحسن صاحب ندوی اس پیغام میں لکھتے ہیں:-

"پاکستان کی بقاء و تحفظ کا ایک ہی راستہ ہے اور وہ راستہ اسلام کے محراب سے ہو کر گزرتا ہے۔ صحیح، خالص اور کامل و مکمل اسلام۔ اور اسلام جس کا نام صرف سیاسی اقتدار کے حصول کے لئے نہ لیا جاتا ہو۔ (جیسا کہ بدقسمتی سے اب تک کیا جاتا رہا ہے) بلکہ وہ اسلام جس کے لئے کچھ کھونا پڑتا ہے کچھ دینا پڑتا ہے اور کچھ سہنا پڑتا ہے۔ آج ہم اس اسلام کے تابع نہیں رہے بلکہ اس کے علی الرغم اسلام کو اپنا تابع بنانے میں مصروف ہیں۔ یہ قوم کا اسلام ہے جس میں جب ہم چاہتے ہیں تبدیلی کر لیتے ہیں۔ اس کھیل میں علماء سے لیکر سیاستدان تک سب ملوث ہیں۔ یہ اسلام نہ یہاں فلموں اور ٹیلی ویژن کے مخرب اخلاق پروگراموں سے خراب ہوتا ہے نہ نام نہاد آرٹ اور ثقافت کے کسی مظاہرے اور نہ کسی اور اخلاقی کمزوری کیئے اصولی اور بے ضمیری سے اسلئے کہ اس میں ہر تغیر کی گنجائش پہلے ہی سے رکھی جاتی ہے۔"

(ہفت روزہ المنبر لائل پور ۲۶ جولائی ۱۹۵۶ء)

(۷)

امام الہند مولانا ابوالکلام آزاد کا جماعت احمدیہ کے متعلق مفصل بیان

مولانا عبدالرزاق صاحب ملیح آبادی نے اپنی کتاب ذکر آزاد میں لفظ "قادیانی" کے زیر عنوان مولانا ابوالکلام آزاد کا مفصل جواب شائع کیا ہے لکھتے ہیں:-

کچھ مدت کے بعد مولانا نے اپنے حالات قلم بند کرانا شروع کئے اور جب سفر قادیان اور مرزا صاحب سے ملاقات کا تذکرہ آیا تو میں نے سوال کیا کہ قادیانی فرقہ کے بارے میں آپ کا کیا خیال ہے؟ جواب کے دوران رک کر فرمایا۔ یاد پڑتا ہے اس بارے میں کسی کے استفتاء کا جواب لکھ کر میں نے تمہیں گرفتاری سے پہلے نقل کرنے کو دیا تھا۔ مجھے بھی یاد آگیا۔ موجودہ کتاب کی تالیف کے وقت پھر یہ چیز مجھے یاد آئی۔ پرانے کاغذ الٹے پلٹے تو مولانا کا یہ فتویٰ انہیں کے قلم سے لکھا ہوا مل گیا۔ یہاں پوری تحریر نقل کرتا ہوں:-

"**سوال**:- مرزا غلام احمد قادیانی کے پیروؤں کی نسبت حکم شرعی کیا ہے؟ وہ مثل دیگر مبتدع فرقوں کے گمراہ ہیں یا قطعاً کافر ہیں؟ ان کے ساتھ معاشرتی تعلقات کیا جا سکتے ہیں

یا نہیں؟ کیا ان کا معاشرتی مقاطعہ کرنا چاہیئے؟ جواب دیتے ہوئے یہ بات بھی پیش نظر رکھی جائے کہ ان کی نسبت بیان کیا جاتا ہے کہ ختم نبوت کے منکر ہیں۔ مرزا غلام احمد کو نبی تسلیم کرتے ہیں اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے لئے کلمات توہین ان کی کتب میں مرقوم ہیں نیز ان میں سے قادیانی فرقہ تمام مسلمانوں کو کافر سمجھتا ہے۔

الجواب

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ الحمد للہ وحدہٗ۔

جواب سے پہلے چند امور کا ذہن نشین ہو جانا ضروری ہے:۔

(۱) ہر مدعی اسلام کی نسبت اصل اثبات ہے کہ نفی۔

(۲) سلف و اہل علم نے اس پر اجماع کیا کہ مؤوّل کا حکم منکر کا نہیں ہے۔

(۳) لزوم و التزام میں فرق ہے۔

(۴) سلف کی اصطلاح میں کفر کا اطلاق مختلف مراتب ضلالت پر بھی ہوا ہے جیسا کہ امام بخاری نے باب باندھا "کفر دون کفر" لیکن وہ کفر جو مخرج عن الملت ہے ان سے مختلف ہے۔

اب جواب سنیئے! اگر آپ کا سوال یہ ہوتا کہ ختم نبوت کا انکار اور انبیاء کرام کی توہین کفر ہے یا نہیں؟ تو اس کے جواب میں ایک سے زیادہ حکم لگانے کی گنجائش نہیں یعنی وہ قطعاً کفر ہے۔ لیکن آپ کا سوال یہ نہیں ہے آپ ایک معین جماعت کی نسبت دریافت کرتے ہیں جس کے عقائد مسطور و مشہور ہیں۔ اب یہ ضروری ہوا کہ تحقیق کیا جائے کہ واقعی وہ ختم نبوت کی منکر ہے یا نہیں؟

مجھے جہاں تک ان لوگوں کی کتابیں دیکھنے اور ان کی زبانی ان کے عقائد سننے کا اتفاق ہوا ہے میں کہہ سکتا ہوں کہ گو ان کی تاویلات باطلہ سے ہمارے نزدیک قریب قریب انکار لازم آجاتا ہو لیکن انہیں اس کے التزام سے قطعاً انکار ہے۔ وہ ایک لمحے کے لیے بھی اس کا اقرار نہیں کرتے کہ انہیں آیۂ ختم نبوت یا اس کے مسلّم منطوق سے انکار ہے۔ البتہ وہ تاویلات کرتے ہیں ہمارے نزدیک وہ تمام تاویلات باطل ہیں اور بدع و ضلالت پر مبنی ہیں تاہم جب کفر و اسلام کا سوال آئے گا تو ہم ان پر منکر کا حکم نہیں لگائیں گے اور اس میں احتیاط کریں گے۔ اسی طرح حضرت عیسیٰ علیٰ نبیّنا و علیہ الصلوٰۃ والسلام کی نسبت مرزا صاحب نے جو کچھ لکھا ہے اسے وہ اس معنی میں تسلیم نہیں کرتے جو ہمارے نزدیک لازم آجاتا ہے وہ کہتے ہیں کہ مقصود اس سے اس رسول کی توہین نہیں ہے جس کا قرآن مصدق ہے بلکہ

اُس یسوع کی نسبت بطور حجتِ الزامی کے عیسائیوں سے معارضہ مقصود ہے جس کا حال ان کی بائیبل میں مرقوم ہے۔ ان کا یہ بیان اہلِ حق و علم کے نزدیک قابلِ قبول نہیں ہے تاہم اس بیان کے بعد ہم ان پہ حضرت عیسیٰ کی توہین کا الزام نہیں لگا سکتے۔

باقی رہا عامہ اہلِ اسلام کی تکفیر، تو بلاشبہ یہ اشد شدید ضلالت ہے۔ لیکن اس کی بناء پر بھی انہیں ملت سے خارج نہیں کر سکتے۔ وھٰذہ لیست اول قارورۃ کسرت فی الاسلام۔ خوارج بھی تمام مسلمانوں کی تکفیر کرتے تھے مگر حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا فتویٰ مشہور و معلوم ہے انہوں نے جمعہ کے دن خطبے میں فرمایا کہ گو تمہارے عقائد اس اس طرح کے ہیں لیکن جب تک تم قبلے کی طرف منہ کر کے نماز پڑھ رہے ہو میں تمہیں مسلمانوں سے خارج نہیں کروں گا۔ (حکاہ الذھبی فی التاریخ)

علاوہ بریں خود اس جماعت میں دو گروہ ہو گئے ہیں اور دونوں مرزا صاحب کے اقوال و عقائد کی تعیین میں باہم دگر متعارض ہیں۔ لاہوری جماعت ان تمام باتوں کا کچھ دوسرا مطلب بتلاتی ہے۔ ایسی حالت میں کیونکر یہ جائز ہوگا کہ ان پر ملت سے خارج ہو جانے کا حکم دیدیا جائے۔

میرے نزدیک ان کا شمار اسلام کے گمراہ فرقوں میں ہے اور جو ان میں غالی ہیں ان کی گمراہی کمال مرتبۂ ضلالت تک پہنچی ہوئی ہے تاہم میں کسی ایسے فرد یا جماعت کو جو شہادتین کا اقرار کرتی ہو، یوم آخرت پر ایمان رکھتی ہو اور قبلے کی طرف منہ کر کے نماز پڑھتی ہو اس معنی میں کافر نہیں کہہ سکتا جس سے مقصود ملتِ اسلامیہ سے خارج ہو جانا ہے۔

میرے نزدیک اس کی کوئی وجہ نہیں ہے کہ ان سے معاشرتی مقاطعے کا حکم دیا جائے۔ ایسا کرنا نہ صرف یہ کہ بے جا تشدد ہوگا بلکہ ان کی جماعتی تقویت کا موجب ہوگا۔"

(ذکرِ آزاد مصنفہ مولانا عبدالرزاق ملیح آبادی
صفحہ ۲۶۳ تا صفحہ ۲۶۹)

توسیع اشاعت

بعض احباب رسالہ کی توسیع اشاعت اور اعانت کے لئے رقوم بھجوا دیتے ہیں، ان کی اطلاع کے لئے عرض ہے کہ ان کے لئے دعا کی جاتی ہے اور ان کی رقم مفت اشاعت میں خرچ ہو جاتی ہے۔ جزاہم اللہ احسن الجزاء ——— (مینیجر)

ہمارا کلمہ طیبہ

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ

ایک سراسر غلط اعتراض کا جواب!

حضرت بانی سلسلہ احمدیہ علیہ السلام نے جماعت احمدیہ کی بنیاد اس عقیدہ پر قائم فرمائی ہے کہ اسلام زندہ مذہب ہے اور ہمارا خدا زندہ خدا ہے، ہمارا رسول صلی اللہ علیہ وسلم زندہ رسول ہے اور ہماری کتاب قرآن پاک زندہ کتاب ہے۔

اس بنیاد پر جماعت احمدیہ کا قیام ہوا ہے اسلئے روز اول سے اس جماعت کا کلمہ لا الٰہ الا اللہ محمدٌ رسول اللہ ہے اور ہمیشہ ہی رہیگا۔ اس میں کسی تبدیلی کا امکان ہی نہیں۔

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ایک سو کے لگ بھگ کتب شائع فرمائیں، صدہا اشتہار تحریر فرمائے ہر جگہ یہی کلمہ طیبہ لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ درج ہے۔ احمدی جماعتوں نے متحدہ ہندوستان میں اور پھر پاکستان میں صدہا مساجد قائم کی ہیں ہر جگہ کلمہ لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ مرقوم ہے۔ احمدی جماعت دنیا بھر میں اسلام کی تبلیغ کر رہی ہے، ساری دنیا میں اس وقت احمدی جماعت کے ایک کروڑ افراد موجود ہیں اور دنیا کے مختلف ممالک میں جماعت کی صدہا مساجد ہیں ہر جگہ کلمہ طیبہ لا الٰہ الا اللہ محمدٌ رسول اللہ درج ہے اور ہر روز ہر مسجد میں پانچ مرتبہ اذان میں احمدی مؤذن باواز بلند اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ کہتا ہے۔ دنیا کا کونہ کونہ اس کا گواہ ہے۔

افریقہ کے ملک نائیجیریا میں احمدیوں کی متعدد مساجد میں سے ایک مسجد کا فوٹو رسالہ "AFRICA SPEAKS" میں شائع ہوا ہے۔ ہر ملک کی طرح اس ملک میں بھی بعض لوگوں کے لکھنے کا انداز خاص ہے۔ اس مسجد پر جو کلمہ مرقوم ہے اسمیں لکھنے والے نے محمد کے لفظ کے پہلے م کو ذرا نیچے سے اٹھایا ہے دوسرے درمیانی م پر تشدید موجود ہے اس پر بعض ان لوگوں نے جن کے متعلق قرآن مجید نے اَمَّا الَّذِيْنَ فِيْ قُلُوْبِهِمْ زَيْغٌ فرمایا ہے ہمارے ملک کے سادہ لوح لوگوں کو مغالطہ دینے کے لئے شور مچا دیا کہ احمدیوں نے کلمہ تبدیل کر لیا ہے، وہ بجائے لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ کے لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ احمد رسول اللہ پڑھتے ہیں۔ یہ سراسر افتراء تھا جس کی ہر طرح تردید کی گئی۔ عقلاً اتنی بات ہی سوچ لی جاتی کہ یہ تبدیلی افریقہ کی ایک مسجد میں لکھ کر کرنی تھی؟ حقیقت یہ ہے کہ وہاں پر بھی کلمہ لا الٰہ الا اللہ محمّد رسول اللہ ہی لکھا ہے محض اس ملک کے رسم الخط کے باعث اس جھوٹے شور کا دشمنوں کو موقعہ مل گیا۔ ہم اس اعتراض کی ایک بار پھر تردید کرتے ہیں اور اعلان کرتے ہیں کہ ہمارا کلمہ لا الٰہ الا اللہ محمدٌ رسول اللہ ہی ہے اور جھوٹا اور مفتری ہے وہ شخص جو جماعت احمدیہ کی طرف کوئی اور کلمہ منسوب کرتا ہے ... لعنۃ اللہ علی الکاذبین ...

جماعت احمدیہ کی روحانی عظمت اور خدمات اسلام

{ ذیل میں ہم چند مسلم رہنماؤں اور لیڈروں کی شہادات قارئین کرام کی خدمت میں انکے اپنے الفاظ میں پیش کر رہے ہیں تا وہ جماعت احمدیہ کے مقام کو سمجھ سکیں ——— (مدیر) }

—— (۱) ——

ڈاکٹر علامہ اقبال صاحب اپنے مشہور لیکچر "ملت بیضا پر ایک عمرانی نظر" میں (جو آپ نے حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کی وفات کے دو سال بعد سنہ ۱۹۱۰ء میں اسٹریچی ہال ایم۔ او کالج علی گڑھ میں بزبان انگریزی دیا تھا اور مولانا ظفر علی خان صاحب نے جس کا ترجمہ مئی سنہ ۱۹۱۱ء میں خود ڈاکٹر سر محمد اقبال کی موجودگی میں برکت علی محمڈن ہال لاہور کے ایک عظیم الشان جلسہ کے سامنے پڑھ کر سنایا تھا) فرماتے ہیں :-

"میری دانست میں قومی سیرت کا وہ اسلوب جس کا سایہ عالمگیر (اورنگ زیب) کی ذات نے ڈالا ہے ٹھیٹھ اسلامی سیرت کا نمونہ ہے اور ہماری تعلیم کا مقصد ہونا چاہیئے کہ اس نمونہ کو ترقی دی جائے اور مسلمان ہر وقت اسے پیش نظر رکھیں۔ پنجاب میں اسلامی سیرت کا ٹھیٹھ نمونہ اس جماعت کی شکل میں ظاہر ہوا ہے جسے فرقہ قادیانی کہتے ہیں" (تقریر مذکور مطبوعہ وسیٹ پنجاب پرنٹنگ پریس لاہور صفحہ ۱)

—— (۲) ——

احرار کے فعال لیڈر چودھری افضل حق صاحب اپنی کتاب موسومہ "فتنہ ارتداد اور پولیٹیکل قلابازیاں" میں تحریر فرماتے ہیں :-

"آریہ سماج کے معرض وجود میں آنے سے پیشتر اسلام جسد بے جان تھا جس میں تبلیغی حس مفقود ہو چکی تھی۔ سوامی دیانند کی مذہب اسلام کے متعلق بدظنی نے مسلمانوں کو تھوڑی دیر کے لئے چوکنا کر دیا تھا مگر حسب معمول جلد ہی خواب گراں طاری ہو گئی۔ مسلمانوں کے دیگر فرقوں میں تو کوئی جماعت تبلیغی اغراض کے لئے پیدا نہ ہو سکی ہاں ایک دل مسلمانوں کی غفلت سے مضطرب ہو کر اٹھا۔ ایک مختصر سی جماعت اپنے گرد

جمع کرکے اسلام کی نشر و اشاعت
کے لئے بڑھا - اگرچہ مرزا غلام احمد
صاحب کا دامن فرقہ بندی کے داغ سے
پاک نہ ہوا - تاہم اپنی جماعت میں
وہ اشاعتی تڑپ پیدا کر گیا جو نہ صرف
مسلمانوں کے مختلف فرقوں کے لئے قابل
تقلید ہے بلکہ دنیا کی تمام اشاعتی جماعتوں
کے لئے نمونہ ہے "

(فتنہ ارتداد اور پولیٹیکل قلابازیاں صفحہ ۴۲)

پھر اسی کتاب کے صفحہ ۴۸ پر تحریر فرماتے ہیں :-

" سینکڑوں نہیں بلکہ ہزاروں دینی مکاتب
ہندوستان میں جاری ہیں مگر سوائے
احمدی مدارس و مکاتب کے کسی
اسلامی مدرسہ میں غیر اقوام میں تبلیغ و
اشاعت کا جذبہ طلباء میں پیدا نہیں کیا
جاتا کس قدر حیرت ہے کہ سارے پنجاب
میں سوائے احمدی جماعت کے
اور کسی فرقے کا بھی تبلیغی نظام موجود
نہیں "

(۳)

مشہور مصنف مولانا عبدالحلیم صاحب شرر
لکھنوی تحریر فرماتے ہیں :-

" احمدی مسلک شریعت محمدیہ کو اسی
وقعت اور شان سے قائم رکھ کر اسکی
مزید تبلیغ و اشاعت کرتا ہے - خلاصہ
یہ کہ بابیت اسلام کے مٹانے کو آئی ہے
اور احمدیت اسلام کو قوت
دینے کے لئے . اور اسی کی برکت ہے
کہ باوجود چند اختلافات کے احمدی
فرقہ اسلام کی سچی اور پرجوش
خدمت ادا کرتا ہے جو دوسرے
مسلمان نہیں کرتے "

(رسالہ دلگداز بابت ماہ جون ۱۹۰۶ء)

(۴)

مسلمانوں کے رہنما جناب مولانا محمد علی صاحب
جوہر تحریر فرماتے ہیں :-

" ناشکرگزاری ہوگی اگر جناب
مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب اور
ان کی منظم جماعت کا ذکر ان سطور میں
نہ کریں جنہوں نے اپنی تمام تر توجہات
بلا اختلاف عقیدہ تمام مسلمانوں کے لئے
وقف کر دی ہیں - یہ حضرات اس وقت
اگر ایک جانب مسلمانوں کی سیاسیات
میں دلچسپی لے رہے ہیں تو دوسری طرف
تبلیغ اور مسلمانوں کی تنظیم اور تجارت میں
بھی انتہائی جد و جہد سے منہمک ہیں - اور
وہ وقت دور نہیں جبکہ اسلام کے اس
منظم فرقے کا طرز عمل سوادِ اعظم اسلام
کے لئے بالعموم اور ان اشخاص کے لئے
بالخصوص جو بسم اللہ کے گنبدوں میں

بیٹھ کر خدمتِ اسلام کی بلند بانگ باطن
اپیچ دعاوی کے خوگر ہیں مشعلِ راہ ثابت ہوگا۔"
(اخبار ہمدرد دہلی ۲۶ ستمبر ۱۹۲۷ء)

—— (۵) ——

مشہور ادیب مولانا ظفر علی خان مدیر "زمیندار" لاہور لکھتے ہیں :-

الف ۔ "مسلمانانِ جماعت احمدیہ اسلام کی انمول خدمت کر رہے ہیں۔ جو ایثار، کمربستگی، نیک نیتی اور توکّل علی اللہ ان کی جانب سے ظہور میں آیا ہے وہ اگر ہندوستان کے موجودہ زمانہ میں بے مثال نہیں تو بے اندازہ عزت اور قدردانی کے قابل ضرور ہے۔ جہاں ہمارے مشہور پیر اور سجادہ نشین حضرات بے حس و حرکت پڑے ہیں۔ اس اولوالعزم جماعت نے عظیم الشان خدمتِ اسلام کر کے دکھا دی۔"
(زمیندار ۲۴ جون ۱۹۲۳ء)

ب ۔ "گھر بیٹھ کر احمدیوں کو بُرا بھلا کہہ لینا نہایت آسان ہے لیکن اس سے کوئی انکار نہیں کر سکتا کہ یہی ایک جماعت ہے جس نے اپنے مبلغین انگلستان اور دیگر یورپین ممالک میں بھیج رکھے ہیں۔ کیا ندوۃ العلماء، دیوبند، فرنگی محل اور دوسرے علمی اور دینی مرکزوں سے یہ نہیں ہو سکتا کہ وہ بھی تبلیغ و اشاعتِ حق کی سعادت میں حصہ لیں؟ کیا ہندوستان میں ایسے متموّل مسلمان نہیں ہیں جو چاہیں تو بلا دقت ایک ایک مشن کا خرچ اپنی گرہ سے دے سکتے ہیں۔ یہ سب کچھ ہے لیکن افسوس کہ عزیمت کا فقدان ہے۔ فضول جھگڑوں میں وقت ضائع کرنا اور ایک دوسرے کی پگڑی اچھالنا آج کل کے مسلمانوں کا شعار ہو چکا ہے۔"
(زمیندار ۷ دسمبر ۱۹۲۶ء)

—— (۶) ——

مولانا ابوالکلام آزاد کے برادر اکبر مولانا ابوالنصر آہ کا بیان

مولانا ابوالنصر صاحب حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کی زندگی میں ۱۹۰۵ء میں قادیان آئے اور حضرت بانی سلسلہ احمدیہ سے ملاقات کے بعد انہوں نے اپنے تاثرات اخبار "وکیل" امرتسر میں شائع کراتے لکھتے ہیں :-

"چھوٹے سے لے کر بڑے تک ہر ایک نے مجھ سے بھائی کا سا سلوک کیا اور مولانا حاجی حکیم نور الدین صاحب جن کے اسم گرامی سے تمام انڈیا واقف ہے اور مولانا عبدالکریم صاحب سیالکوٹی جن کی تقریر کی پنجاب میں دھوم ہے۔ مولوی مفتی محمد صادق صاحب ایڈیٹر بدر جن کی تحریر دل سے کتنے انگریز

یورپ میں مسلمان ہو گئے ہیں۔ حضرت میر ناصر نواب صاحب دہلوی جو میرزا صاحب کے خسر ہیں۔ مولوی محمد علی صاحب ایم اے ایل ایل بی ایڈیٹر ریویو آف ریلیجنز۔ مولوی یعقوب علی صاحب تراب۔ جناب شاہ سراج الحق صاحب وغیرہ وغیرہ بڑے خلق کی شفقت اور نہایت محبت سے پیش آئے۔"

"میرزا صاحب کی صورت نہایت شاندار ہے جس کا اثر بہت قوی ہوتا ہے۔ آنکھوں میں خاص طرح کی کیفیت اور چمک ہے اور باتوں میں ملائمت ہے۔ طبیعت منکسر مگر حکومت خیز۔ مزاج ٹھنڈا مگر دلوں کو گرما دینے والا۔ بردباری شان میں انکساری کیفیت میں اعتدال پیدا کر دیا ہے۔ گفتگو ہمیشہ اس نرمی سے کرتے ہیں کہ معلوم ہوتا ہے کہ گویا متبسم ہیں ۔۔۔۔۔ میرزا صاحب کی وسیع الاخلاقی کا یہ ادنیٰ نمونہ ہے کہ اثناء قیام کی متواتر نوازشوں کے خاتمہ پر یاں الفاظ مجھے مشکور ہونے کا موقع دیا۔ "ہم آپ کو اس وعدہ پر اجازت دیتے ہیں کہ آپ پھر آئیں اور کم از کم دو ہفتہ قیام کریں۔" اس وقت کا تبسم ناک چہرہ اب تک میری آنکھوں میں ہے۔ میں جس شوق کو لیکر گیا تھا ساتھ لایا ہوں اور شاید وہی شوق مجھے دوبارہ لے جائے۔"

(اخبار "وکیل" امرتسر از "بدر" قادیان ۲۵ر مئی ۱۹۰۸ء)

محکمات و متشابہات قرآنی کے معانی

(بقیہ از ص۲۲)

کرتے ہیں کہ ہمیں بہر راہ اختیار کر لیں یہی لوگ واقعی طور پر کافر اور پکے کافر ہیں اور ہم نے کافروں کے لئے ذلیل کرنے والا عذاب مہیا کر رکھا ہے۔ یہ تو آیات محکمات ہیں جن کی ہم ایک بڑی تفصیل لکھ چکے ہیں۔

دوسری قسم کی آیات متشابہات ہیں جن کے معنے باریک ہوتے ہیں اور جو لوگ راسخ فی العلم ہیں ان لوگوں کو ان کا علم دیا جاتا ہے اور جن لوگوں کے دلوں میں نفاق کی بیماری ہے وہ آیات محکمات کی کچھ بھی پرواہ نہیں کرتے اور متشابہات کی پیروی کرتے ہیں۔ اور محکمات کی علامت یہ ہے کہ محکمات آیات خدا تعالیٰ کے کلام میں بکثرت موجود ہیں اور خدا تعالیٰ کا کلام ان سے بھرا ہوا ہوتا ہے اور ان کے معنے کھلے کھلے ہوتے ہیں اور ان کے نہ ماننے سے فساد لازم آتا ہے۔ ۔۔۔۔۔ اور متشابہات کی یہ علامت ہے کہ ان کے ایسے معنے ماننے سے جو مخالف محکمات ہیں فساد لازم آتا ہے۔" (حقیقۃ الوحی صفحہ ۱۶۸/۱۷۴)

وصـــــایا

مسل نمبر ۲۱۰۶۱ -

مَیں مبشر احمد پال ولد محمد دین احمد پال صاحب قوم راجپوت پال عمر ۳۰ سال - پیدائشی احمدی - ساکن سرکلر روڈ سیالکوٹ - بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۴/۱ ۲ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں - میری جائداد اس وقت کوئی نہیں میرا گزارہ سالانہ آمد پر ہے جو اس وقت -/۶۰۰ روپیہ ہے - مَیں تازیست اپنی سالانہ آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائے گی۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی - نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی - میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جائے - العبد مبشر احمد پال ولد محمد دین پال ۹/۱۷ سرکلر روڈ سیالکوٹ شہر - گواہ شد محمد اقبال ولد روشن دین مرحوم سیالکوٹ زعیم انصار اللہ - گواہ شد ناصر احمد پال ولد محمد دین پال چوک رنگپورہ سیالکوٹ -

مسل نمبر ۲۱۰۶۳

مَیں عبد الاحد خان صاحب بھاگلپوری ولد عبد الصمد خان بھاگلپوری قوم پٹھان پیشہ ملازمت عمر ۴۶ سال - بیعت ۱۲/۲۷ ۲۹ ساکن روہڑی ضلع سکھر بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۴/۱ ۱ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں - میری جائداد اس وقت کوئی نہیں میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے جو اس وقت -/۲۲۴ روپیہ ہے - مَیں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی - نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی - میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جائے - العبد عبد الصمد خان بھاگلپوری ساکن ۱۹۸/B ڈھو والین روہڑی ڈاکخانہ خاص ضلع سکھر - گواہ شد محمود عالم روہڑی صدر جماعت - گواہ شد عبد الشکور سیکرٹری مال -

مسل نمبر ۲۱۰۶۴

مَیں چوہدری محمد علی طاہر ولد چوہدری مہر الدین صاحب قوم جٹ پیشہ ملازمت عمر ۵۳ سال - بیعت مارچ ۱۹۲۸ء ساکن لاہور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۴/۱۱ ۱ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں - میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے (۱) ایک عدد مکان پانچ مرلہ واقعہ کریم نگر لائل پور مالیتی -/۵۰۰۰ روپے۔ (۲) پانچ مرلہ سکنی اراضی قطعہ ۱۱/۲۵ دار الرحمت شرقی ربوہ مالیتی -/۱۰۰۰ روپے - مَیں اپنی مندرجہ بالا جائداد کے

۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائداد یا آمد پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائیگی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اسوقت مجھے مبلغ -/۲۹۰ روپے ماہوار آمد ہے میں تازیست اپنی آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد چوہدری محمد علی طاہر ساکن مصطفےٰ آباد مرکان ۱۲ گلی ۱۶ لاہور۔ گواہ شد۔ چوہدری رشید احمد صدر مجلس موصیان جماعت احمدیہ ٹیکسلا۔ گواہ شد حافظ عطاء الحق 8/A/4 گلی ۱۲ دھرمپورہ لاہور۔

مسل ۲۱۰۶۶

میں غلام قادر ولد مستری عمر دین صاحب۔ پیشہ ترکھان عمر ۶۰ سال پیدائشی احمدی ساکن ربوہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائداد اس وقت کوئی نہیں میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے جو اس وقت -/۲۰ روپیہ ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جائے۔ العبد غلام قادر دارالیمن ربوہ گواہ شد محمد ابراہیم ولد مہرالدین صاحب ۲/۲۲ دارالرحمت غربی ربوہ۔ گواہ شد رشید احمد ولد نور حسین کوارٹر ۱۲ صدر انجمن احمدیہ ربوہ۔

مسل نمبر ۲۱۰۶۷

میں محمد اشرف ولد محمد عبد اللہ صاحب قوم جٹ کلیر پیشہ کاشتکاری عمر ۲۴ سال بیعت ۱۹۴۰ء ساکن کرتو ضلع شیخوپورہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۷/۲۲ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے (۱) ۱/۴ ۹ ایکڑ زرعی اراضی مالیتی -/۹۰۰۰ روپے (۲) دو بیل قیمت -/۱۵۰۰ روپے (۳) دو کٹے قیمت -/۱۵۰ روپے (۴) ایک بھینس قیمت -/۵۰۰ روپے۔

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اگر اس کے بعد کوئی جائداد پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہونگا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اسکے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت مجھے مبلغ -/۲۰۰ روپے سالانہ آمد ہے میں تازیست اپنی آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد محمد اشرف

ولد محمد عبداللہ صاحب ساکن کرتو ڈاکخانہ خاص ضلع شیخوپورہ۔ گواہ شد مقصود احمد ولد چوہدری ابراہیم صاحب پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ کرتو ضلع شیخوپورہ۔ گواہ شد مستری اللہ دتہ ولد نظام دین سیکرٹری مال جماعت احمدیہ کرتو شیخوپورہ ۱۲ ۶/۷۷ -

مسل ۲۱۰۷۱

مَیں مرزا عبدالحق ولد مرزا حبیب اللہ صاحب قوم مغل پیشہ زمینداری عمر ۵۸ سال پیدائشی احمدی ساکن متعال ضلع جہلم بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۸ ۲/۷۷ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائداد حسب ذیل ہے (۱) زمین ۱۰ کنال سکنہ متعال ڈاکخانہ جکڑ ضلع جہلم مالیتی -/۵۰۰۰ روپے (۲) ایک کچا مکان قیمت -/۲۰۰۰ روپے۔

مَیں اپنی مندرجہ بالا جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اگر اسکے بعد کوئی جائداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد مرزا عبدالحق ساکن متعال ضلع جہلم۔ گواہ شد عبدالرحیم بقلم خود سیکرٹری مال متعال ضلع جہلم۔ گواہ شد عبدالرحمٰن ولد مرزا عبدالحق صاحب متعال ڈاکخانہ جکڑ ضلع جہلم۔

مسل نمبر ۲۱۰۷۲ ۔ مَیں بشیر احمد ولد منشی خیرالدین صاحب مرحوم قوم ارائیں پنشنر عمر ۶۰ سال۔ ساکن میانوالی شہر بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۱ ۲/۷۷ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائداد اس وقت کوئی نہیں میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے جو اس وقت -/۳۴۴ روپیہ ہے۔ مَیں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا جاؤنگا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جائے۔ العبد بشیر احمد ولد منشی خیرالدین صاحب مرحوم معرفت 8-F گلوریاں سٹریٹ میانوالی شہر۔ گواہ شد عبدالعزیز شاہد مربی سلسلہ احمدیہ ربوہ۔ گواہ شد عبدالرحمٰن بھٹی میانوالی شہر

ماہنامہ **تحریکِ جدید** ربوہ

خود بھی پڑھئے اور اپنے دوستوں کو بھی پڑھنے کے لئے دیجئے!

قیمت سالانہ پانچ روپے

(مینیجنگ ڈائرکٹر)

ہر قسم کا سامان سائنس

واجبی نرخوں پر خریدنے کے لئے

الائیڈ سائنٹیفک سٹور

گنپت روڈ لاہور

کو

یاد رکھیں

دیدہ زیب ملبوسات بہترین ڈیزائن

ہماری دکان پر قریباً ہر قسم کے دیدہ زیب ملبوسات بہترین ڈیزائنوں میں دستیاب ہیں مثلاً K.T ٹائرون۔ شرٹنگ چیک، ووی فلیٹ۔ ٹائلسٹر فلیٹ۔ ٹائریکس شنگھائی۔ کرلنھائی سوٹ۔ جالوس شموز پرنٹ۔ لون، وائل، کیمرک۔ کاٹن پلین و پرنٹ لٹھا، پاپلین وغیرہ۔ مناسب دام۔

دیانتداری ہمارا نصب العین ہے

مومن کلاتھ ہاؤس گولبازار ربوہ

فون نمبر: ۵۱۲

مفید اور مؤثر دوائیں

نور کا جل

ربوہ کا مشہور عالم تحفہ

آنکھوں کی صحت اور خوبصورتی کیلئے نہایت مفید

خارش، پانی بہنا، پھپھی، ناخنہ، ضعف بصارت وغیرہ امراض چشم کے لئے نہایت ہی مفید ہے۔

عرصہ ساٹھ سال سے استعمال میں ہے۔

خشک و تر فی شیشی سوا روپیہ

تریاقِ اٹھرا

اٹھرا کے علاج کے لئے حضرت خلیفۃ المسیح الاوّلؓ کی بہترین تجویز جو نہایت عمدہ اور اعلیٰ اجزاء کے ساتھ پیش کی جا رہی ہے۔

اٹھرا۔ بچوں کا مُردہ پیدا ہونا۔ پیدا ہونے کے بعد جلد فوت ہو جانا یا چھوٹی عمر میں فوت ہو جانا یا لاغر ہونا ان تمام امراض کا بہترین علاج ہے۔

قیمت پندرہ روپے

خورشید یونانی دواخانہ رجسٹرڈ

گول بازار۔ ربوہ

فون ۵۳۸

(طابع و ناشر ابو العطاء جالندھری۔ پرنٹر سید عبدالحی۔ مطبع ضیاء الاسلام پریس ربوہ۔ مقام اشاعت: دفتر ماہنامہ الفرقان ربوہ)

شیزان
گھر بھر کی خوشی
اور صحت کا
ضامن ہے
Peach Jam
HOT KETCHUP
TOMATO KETCHUP
Plum Jam
شیزان
انٹرنیشنل لمیٹڈ
جیل روڈ، لاہور

FINE

MARBLE INDUSTRIES (Regd.)

MARBLE SPECIALISTS, ARTISTS, PROCESSORS
EXPORTERS & IMPORTERS

- ★ Artistic
- ★ Marble
- ★ Handicrafts
- ★ Flooring
- ★ Stairs
- ★ Fountains
- ★ Bird Baths

and all others decorations best & selected quality guaranteed.

For your Bungalows, Houses, Buildings, Gardens, Theatres, Bathrooms, and other requirement our Factory can supply you Marble of different colours i.e., White Black — Pink — Maroon — Grey — Zebra and white with green Lines and Shades, of all sizes tiles and slabs. We specially manufacture tile of Baths 4"x4"x8"3/8 and 6"x6"x3/8" at very reasonable competitive rates Kindly contact our SALE CENTRE for your requirements of MARBLE.

2, South East Corner,
Central Com. Area off Tariq Road,
Opp. P.B.S. Petrol Pump
P.E.C.H.S. KARACHI—29.

Managing Partner:

Fine Marble Industries

27/268, Industrial Area,
KORANGI, (KARACHI)
Phone 414248

Title printed at Nusrat Art Press, Rabwah.